

اولاد کی بہترین تربیت میں معاون تحریر

تربیتِ اولاد



اس کتاب میں ہے:

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

تربیتِ اولاد

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مدنی چینل دیکھتے رہئے

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1266

اولاد کی بہترین تربیت میں معاون تحریر

تربیتِ اولاد

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : تربیتِ اولاد

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

طباعتِ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، مئی 2007ء

طباعتِ ۱۴۳۱، 2010ء تعداد:8000

طباعتِ ۱۴۳۲، 2011ء تعداد:12000

طباعتِ ۱۴۳۳، 2012ء تعداد:9000

طباعتِ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد:12000

طباعتِ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013ء تعداد:5000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ......لاھور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ......سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ......ملتان : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ......اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ......راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ......خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686

E.mail: ilmia@dawateislami.net

''تربیتِ اولاد'' کے **10** حروف کی نسبت سے **اس کتاب** کو پڑھنے کی **10** نِیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔

2...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور

3...... قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔

4...... قرآنی آیات اور

5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6...... جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7...... جہاں جہاں ''سرکار'' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8......(اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

9...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

10...... اس حدیثِ پاک ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالک، ج۲،ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم
تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بچے اپنے والدین اور عزیز واقارب کی امیدوں کا محور ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کا مفید فرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تربیت بے حد ضروری ہے۔ یہی بچے کل بڑے ہوکر والدین، تاجر اور استاذ وغیرہ بنیں گے اور اس معاشرے کی باگ ڈور سنبھالیں گے، اگر یہ اپنی ذمہ داریاں شریعت کے مطابق بطریقِ احسن ادا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یہ معاشرہ امن وسُکون کا گہوارہ بن جائے گا اور ہر طرف سنّتوں کی بہار آجائے گی۔ آج کے اس پُرفتن دور میں بچوں کی مَدَنی تربیت کی اہمیت دوچند ہوجاتی ہے کہ جب جدت پسندی کی رنگینیاں اور فریب کاریاں مسلم معاشرے کو ٹی.وی، ڈش انٹینا، کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ کی صورت میں گھیرے ہوئے ہیں۔ تفریح اور معلوماتِ عامہ میں اضافے کے نام پر یہ آلات بے حیائی کو جس تیزی سے فروغ دے رہے ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔

زیرِ نظر کتاب **''تربیتِ اولاد''** میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں قران واحادیث واقوالِ اکابرین کی خوشبو سے معطر معطر مدنی پھول پیش کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام امور مثلاً نام رکھنا، عقیقہ، ختنہ، تحنیک اور مختلف آدابِ زندگی وغیرہ کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یوں یہ کتاب صاحبِ اولاد مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھیے بلکہ دوسروں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

عُلَماء کی شان

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرنور ہے:

''جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ((تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ)) ''مجھ سے مانگو، جو چاہو''، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟، وہ فرمائیں گے، ''یہ مانگو وہ مانگو۔'' جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔''

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحديث: ٨٨٠، ج١، ص٢٣٠. و "الجامع الصغير" للسيوطي، الحديث: ٢٢٣٥، ص١٣٥)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رب تعالٰی کا انعامِ عظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیک اولاد اللہ تبارک وتعالٰی کا **عظیم انعام** ہے۔ اولادِ صالح کے لئے اللہ عزوجل کے پیارے نبی حضرت سیدنا زکریا علٰی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دُعا مانگی۔ چنانچہ قرانِ پاک میں ہے:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝

(پ۳، اٰل عمران: ۳۸)

ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کی یوں دعا مانگی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (پ۱۳، ابرٰھیم:۴۰)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔

یہی وہ نیک اولاد ہے جو دنیا میں اپنے والدین کے لئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں ان کے دل کا سرور، جوانی میں آنکھوں کا نور اور والدین کے بوڑھے ہوجانے پر ان کی خدمت کرکے ان کا سہارا بنتی ہے۔ پھر جب یہ والدین دنیا سے گزر جاتے ہیں تو یہ سعادت مند اولاد اپنے والدین کے لئے بخشش کا سامان بنتی ہے جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے کہ ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے:

(۱) صدقہ جاریہ......

(۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے......

(۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶)

ایک اور مقام پر حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں آدمی کا درجہ بڑھا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے حق

میں یہ کس طرح ہوا؟'' تو جواب ملتا ہے'' اس لیے کہ تمہارا بیٹا تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین، الحدیث ۳۶۶۰، ج۴، ص۱۸۵)

بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت:

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر پر گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ نور ہی نور ہے اور وہاں رحمتِ الٰہی عزوجل کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا: ''اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا، استاذ نے اسے بسم اللہ پڑھائی، مجھے حیاء آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔''

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج۱، ص۱۵۵ ملخصاً)

عذابِ قبر سے رہائی مل گئی:

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس نے حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''گزشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلاء دیکھا تو میرے والد مرحوم نے مجھ سے کہا کہ ''مجھے عذابِ قبر میں مبتلاء کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ۔'' غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ ''کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟'' اس شخص نے جواب دیا: ''جی ہاں۔'' یہ سن کر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار کرلی، پھروہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔

رات کواس نے اپنے والدکوخواب میں انتہائی خوش وخرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرما رہے تھے کہ ''غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔'' اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''خداعزوجل کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جوکوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تواس کے عذاب میں تخفیف کردی جائے گی۔''

(بہجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۴)

ایصالِ ثواب کا فائدہ:

حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک نوجوان بھی موجود تھا جو کہ کشف کے معاملے میں معروف تھا۔آپ نے دیکھا کہ کھانا کھاتے ہوئے وہ دفعتاً (یعنی اچانک) رونے لگا۔وجہ معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ ''بذریعہ کشف مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے میری ماں کوجہنم میں لے جارہے ہیں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''میرے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔میں نے دل ہی دل میں اس کی ماں کوایصالِ ثواب کر دیا۔'' وہ لڑکا فوراً ہنس پڑا، میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ: ''میں نے ابھی دیکھا ہے کہ فرشتے میری ماں کو جنت کی طرف لے جارہے ہیں۔''

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص۱۰۴)

روزانہ ایک قرآن پاک کا ایصالِ ثواب:

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مردے اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اس سے جا کر پوچھا کہ ''یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: ''زندہ لوگ جو کچھ صدقہ ۔۔ یا ۔۔ دعا ۔۔ یا ۔۔ تلاوتِ قرآن وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔'' اس نے کہا ''تم کیوں نہیں چنتے؟'' جواب دیا ''مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا ہے۔''

یہ شخص صبح اسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اس نے نوجوان سے پوچھا ''تم کیا پڑھ رہے ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں ۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی الحکایۃ السابعۃ والخمسون، ص ۱۷۷)

والد صاحب سے عذاب اٹھ گیا:

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں شامل ہونے والے الحمدللہ عزوجل دونوں جہاں کی بھلائیاں پاتے ہیں۔ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ **مدنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کی۔اسی دوران والدِ مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برس گزر چکے تھے،میرے خواب میں بہت اچھی حالت میں تشریف لائے۔میں نے پوچھا:''ابو انتقال کے بعد کیا ہوا؟'' فرمایا:'' کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اٹھ گیا ہے،تم **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اسی کی برکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

واقعی اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے،نیک اولاد صدقہ جاریہ ہوتی ہے اور ان کی دعاؤں کے طفیل فوت شدہ والدین کے لئے آسانیاں ہو جاتی ہیں۔اولاد کو نیک بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے۔(فیضانِ سنّت،بابِ آدابِ طعام،ج۱،ص۳۵۶)

اولاد کیسی ہونی چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یقیناً وہی اولاد اُخروی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی جو نیک وصالح ہو اور یہ حقیقت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو

بڑا دخل ہوتا ہے۔ایک مرتبہ ایک مجرم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔جب اس سے اسکی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔اس کی یہ خواہش پوری کردی گئی۔جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سرزنش کی کہ نامعقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور انجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔(ماخوذ از ''اولاد بگڑنے کے اسباب'' بیان امیر اہلسنت مدظلہ العالی)

اس کے برعکس ماں کی نیک تربیت کی برکت پر مشتمل حکایت بھی ملاحظہ کیجئے:

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کردیا۔اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر 18 سال کے لگ بھگ تھی۔ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''صاحب زادے!تمہارے پاس بھی کچھ ہے ؟۔''نوجوان بولا :''میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔''راہزن نے کہا کہ'' صاحب زادے! مذاق نہ کرو سچ سچ بتاؤ؟''نوجوان نے بتایا''میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے''راہزن

نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا ''نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کیے بغیر اپنی دولت ظاہر کردی؟'' نوجوان نے کہا ''میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ ''بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔'' بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔

نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہوگیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، وہ کہنے لگا ''صاحبزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کیے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہوگیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کردیا۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اول، ص ۱۲۱ تا ۱۲۲: بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، ص ۱۶۸ ماخوذاً)

ناساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

موجودہ حالات میں اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں وڈرامہ تھیٹروں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی

ہے، ٹی.وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضروریات وحصولِ سہولیات کی جدوجہد نے انسان کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کردیا ہے، یہی وجہ ہے دنیاوی شان و شوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے مگر افسوس! اپنی قبر کو گلزارِ جنت بنانے کی تمنا دلوں میں گھر نہیں کرتی۔ ان نامساعد حالات کا ایک بڑا سبب والدین کا اپنی اولاد کی مدنی تربیت سے غافل ہونا بھی ہے کیونکہ فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے تو جب فرد کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں ہوگی تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ زبوں حالی سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔ جب والدین کا مقصدِ حیات، حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیتِ اولاد سے بے اعتنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس و ناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہئیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شمع فروزاں نہ کی، اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قبر وحشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام

کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی اور لہوولعب کے طرح طرح کے آلات کا بلا روک ٹوک استعمال ،کیبل ،وی سی آر کی کارستانیاں، رقص وسرود کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول ، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت ونفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اولاد کے بگڑنے کا ذمہ دار کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بگڑی ہوئی اولاد کے والدین اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر کے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے اولاد کی تربیت صرف ماں یا محض باپ کی نہیں بلکہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

(پ۲۸،تحریم:۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

جب نبی اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ آیتِ مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم! ہم اپنے اہل وعیال کو آتشِ جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟'' سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عزوجل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔''

(الدر المنثور للسیوطی، ج۸، ص۲۲۵)

اور حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وا لہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول....الخ، الحدیث ۲۵۵۴، ج۲، ص۱۵۹)

تربیتِ اولاد کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اگر ہم اسلامی اقدار کے حامل ماحول کے مُتَمَنّی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مَدَنی تربیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ اگر ہم تربیتِ اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس وشیطان انہیں اپنا آلۂ کار بنا لیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عصیاں (یعنی

گناہوں کے صحرا) میں سرگرداں رکھیں گی اور وہ عمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کردیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ رحمتِ الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کفِ افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جاسوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کرسکیں گے، جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا، جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کرے گا، جو خود پستیوں کی طرف محوِ سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے (حدائقِ بخشش)

صاحبِ اولاد اسلامی بھائیو!

آپ کی اولاد، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ، نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا اُمّتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع وفرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی وروحانی تربیت کے لئے بھی کمر بستہ ہوجایئے۔

کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ سمر قند کے ایک عالم ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔'' انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: ''کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔'' ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا: ''کیا تو نے اسے علم وادب سکھایا ہے؟'' اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: ''قرآن کریم سکھایا ہے؟'' اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: ''پھر وہ کیا کرتا ہے؟'' اس نے بتایا: ''وہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔''

ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر چوٹ کی: ''میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، بیل اس کے آگے اور کتّا اس کے پیچھے ہوگا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہٰذا وہ کچھ گنگنا رہا ہوگا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہوگا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔''

(تنبیہ الغافلین، باب حقِ الولد علی الوالد، ص ۶۸)

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے، تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔

ایسے والدین کو چاہئیے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جا سکتا ہے،...... بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا،...... بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر اُسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاهئیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِسلامی خطوط پر تربیتِ اولاد کا خواب اسی وقت شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے جب اس کے والدین اور گھر کے دیگر افراد قدرِ کفایت علمِ دین کے حامل ہوں بلکہ

اس پر عامل بھی ہوں کیونکہ جس کی اپنی نماز دُرُست نہیں وہ کسی کو دُرُست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گا، جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سنت کے مطابق کرنے کا عادی نہیں وہ اپنی اولاد کو سنتوں کا عامل کس طرح بنائے گا، جو خود روزے وغیرہ کے مسائل نہیں جانتا وہ اپنی اولاد کو کیا سکھائے گا **علٰی ھذا القیاس**۔

تربیت کرنے والوں کے قول وفعل میں پایا جانے والا تضاد بھی بچے کے ننھے سے ذہن کے لئے بے حد باعثِ تشویش ہوگا کہ ایک کام یہ خود تو کرتے ہیں مثلاً جھوٹ بولتے ہیں، آپس میں جھگڑتے ہیں مگر مجھے منع کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنے بڑوں کی کوئی نصیحت اس کے دل میں گھر نہ کر سکے گی۔ الغرض تربیتِ اولاد کے لئے والدین کا اپنا کردار بھی مثالی ہونا چاہیے۔

اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول کا بھی بچوں کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر گھر والے نیک سیرت، شریف اور خوش اخلاق ہوں گے تو ان کے زیرِ سایہ پلنے والے بچے بھی حسنِ اخلاق کے پیکر اور کردار کے غازی ہوں گے اس کے برعکس شرابی، عیاش اور گالم گلوچ کرنے والوں کے گھر میں پرورش پانے والا بچہ ان کے ناپاک اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ الغرض بچوں کی تربیت صرف پڑھانے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ مختلف رویّوں، باتوں اور باہمی تعلقات سے بھی بچوں کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔

مثالی کردار کیسے اپنائیں؟

اس مَدَنی ومثالی کردار کے حصول کے لئے والدین کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، الحمدللہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**

سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر ان کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔اس کے لئے گھر کے مَردوں بالخصوص بچوں کے ابو کو چاہئیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے **عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں** میں سفر کرے۔اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غُصے کی عادت رخصت ہوجائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی ، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا اور ان شاءاللہ عزوجل اپنی اولاد کی مدنی تربیت کا جذبہ بھی نصیب ہوگا۔

بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے

چُنانچہ شاھدرہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حددَرَجہ **ڈھیٹ** اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ماں باپ سمجھاتے

تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ''لمحے'' میں مجھے **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔

نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا **پتّھر نُما دل** جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا اور میں مَدَنی قافِلے سے **نَمازی** بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دست بوسی کی اور **امّی جان** کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! الحمدللہ عزوجل! **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی **صدائے مدینہ** لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے اٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

گر چہ اعمالِ بد، اور اَفعالِ بد نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، نفل روزوں کے فضائل، ج۱، ص۱۳۷۰)

اپنی اولاد کی بہتر تربیت کا ذہن پانے کے لئے بچوں کی **امی** کو چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے **اسلامی بہنوں** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں ،ان شاء اللہ عزوجل اِن کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

الحمدللہ عزوجل! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِاہلِ سنت ، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63اور طَلَبہ ٔعلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ان مدنی انعامات کواپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے پابندِسنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اورروزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندراندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں

اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی اِنقِلاب** برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو:

نمازِ باجماعت کے پابند ہوگئے:

نیوکراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابَستہ ہیں، انہوں نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی انعامات** کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے کارڈ میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی انعامات کا کارڈ** ملنے کی بَرَکت سے الحمدللہ عزوجل اُن کو **نَماز** کا جذبہ ملا اور نَمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے **نَمازی** بن چکے ہیں، **داڑھی مبارَک** بھی سجالی اور **مَدَنی انعامات** کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱،ص۱۱۳۴)

چند قابلِ لحاظ اُمور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یوں تو انسان کی پوری زندگی ہی قرآن وسنّت کے مطابق ہونی چاہیے مگر چند امور ایسے ہیں جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی **صَالِحِیَّت** (یعنی پرہیزگاری) ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

(1) نیک عورت کا انتخاب:

عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے، (۱) اس کا مال، (۲) حسب نسب، (۳) حسن وجمال اور (۴) دین۔'' پھر فرمایا: ''تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔''

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، الحدیث ۵۰۹۰، ج۳، ص۴۲۹)

﴿۲﴾ حضرتِ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ پروردگار،

ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''تقوٰی کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی خیانت وضائع نہ کرے)۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۷، ج ۲، ص ۴۱۴)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا بہترین استعمال کی چیز ہے لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال ومتاع سے بھی افضل وبہترین ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۴۱۲)

﴿۴﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دے، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چپٹی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، الحدیث ۱۸۵۹، ج ۲، ص ۴۱۵)

(2) اچھی قوم میں نکاح کرے:

نکاح کے سلسلے میں عورت کے اہلِ خانہ کے طرزِ زندگی کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم ، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ عورتیں اپنے ہی بہن بھائیوں کے مشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔''

(کنز العمال: الکامل فی ضعفاء الرجال،عیسیٰ بن میمون الجروی، ج۶،ص۴۲۳)

(3) نکاح کے لئے اچھی نیّتیں کرے:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے سنا:''جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کے لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی غربت میں اضافہ کریگا، جس نے عورت کے حسب نسب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بنا پہ نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں برکت دے گا۔'' (المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج۲،ص۱۸)

نکاح کی نیّتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیّتیں کرلے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہوسکے۔ **''نکاح سنّت ہے''** کے نو حروف کی نسبت سے **9** نیّتیں پیشِ خدمت ہیں:

(۱) سنتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ادائیگی کروں گا۔

(۲) نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

(۳) اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

(۴) اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

(۵) اس کے ذریعے شرمگاہ کی حفاظت کروں گا۔

(۶) خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

(۷) محض لذت یا قضائے شہوت کے لیے نہیں حصولِ اولاد کے لئے تَخلِیَہ کروں گا۔

(۸) ملاپ سے پہلے ''بسم اللہ'' اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

(۹) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امّت میں اِضافے کا ذَرِیعہ بنوں گا۔حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''نکاح میری سنت سے ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ پس نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، الحدیث ۱۸۴۶ ج ۲، ص ۴۰۶)

مدنی مشورہ: شادی شدگان نیتوں وغیرہ کی مزید معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) جلد 23 صفحہ نمبر 386,385, پر مسئلہ نمبر 42,41 کا مطالعہ فرمالیں۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

مسئلہ:

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس نیت سے اسے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ: ''جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا۔'' (جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر...الخ، الحدیث ۱۰۸۹، ج ۲، ص ۳۴۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ سے کہ عورت کو پتہ نہ لگے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔'' مزید لکھتے ہیں: ''دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن وقبح چہرے میں ہی ہوتا ہے اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ

عورت کا انٹرویو کرنا۔ (مراۃ المناجیح، ج ۵،ص ۱۱، ۱۲)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اُس شخص کو چاہیے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دِکھوا لے اور وہ آکر اس کے سامنے سارا حلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کردے تا کہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔'' (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹،ص ۶۱۱)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے اگرچہ اندیشۂ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث پاک پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹،ص ۶۱۰ ماخوذاً)

(4) منگنی اور شادی کے موقع پر ناجائز رسومات سے بچے:

ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر مختلف **رسومات** ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جائے اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کی جاسکتی ہے کہ کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے مگر بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہو جائیں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو بلکہ سُود جیسی لعنت کو گلے لگانے کے لئے تیار ہو جاتے

ہیں۔ والعیاذ باللّٰہ تعالٰی (ماخوذاز بہارشریعت، حصہ ہفتم،ص۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کثیر رسومات ایسی ہوتی ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہوتی ہیں مثلاً اس میں مرد وعورت کا بے پردہ اختلاط ہوتا ہے یا وہ رسم کسی مسلمان کی دل آزاری پر مشتمل ہوتی ہے، علٰی ھذا القیاس لیکن حیاء وشرم کو بالائے طاق رکھ کران رسومات کوضرور پورا کیا جاتا ہے۔**مثلاً**

اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ داراور محلے کی عورتیں جمع ہوکر **ڈھولک** بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھرعورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق وہجر وصال کے اشعار یا گیت۔ جوعورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کومعیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہوجاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دورتک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حدتک ان کے دبے ہوئے جوش کوابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اوراخلاق وعادات پراس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

(ماخوذاز بہارشریعت، حصہ ہفتم،ص۹۵)

اسی طرح **مہندی** کی رسم بھی ہے جس میں نوجوان لڑکیاں زرق برق لباس

پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی ''پرائیویٹ'' محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کے پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اے کاش! ایسی اسلامی بہنوں کو چادرِ حیاء نصیب ہوجائے اور وہ اس بے ہودہ رسم سے باز آجائیں۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ **فنکشن** کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازوآلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کرتالیوں کی صورت میں انہیں ''داد'' بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخربِ اخلاق باتوں کا اجتماع ہوتا ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ معاذ اللہ عزوجل ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور ''حیا'' دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہورہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہوجاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ انہیں طوائف سے محبت اور اپنی زوجہ سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔

مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا **مہندی** لگانا ناجائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ہفتم، ص۹۵)

بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز و آلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔

رُخصتی کے موقع پر **دُودھ پلائی** کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع میں بلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہمجولیوں کے جھرمٹ میں ''بڑی محبت سے'' دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ''ہلہ گلہ'' ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ''ہنسی مذاق'' کا شغل کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتی ہے ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔

آتش بازی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے مگر بعض لوگ ان کاموں کا اتنا اہتمام کرتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بیباک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ حرام کام نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ مگر آہ! ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کرلیا جاتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں

اللہ و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

(5) نکاح کے مستحبات پر عمل کرے:

مثلاً (۱) اعلانیہ ہونا (۲) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا (۳) مسجد میں ہونا (۴) جمعہ کے دن (۵) گواہان عادل کے سامنے (۶) عورت عمر، حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور (۷) چال چلن اور اخلاق وتقویٰ و جمال میں بیش (یعنی زیادہ) ہو۔

(الدرالمختار، کتاب النکاح، ج۴، ص ۷۵)

(6) اِسراف سے پرہیز کرے:

قراٰن پاک میں ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

(پ ۸، الانعام: ۱۴۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے جا نہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

مُفَسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس آیت کے تحت **بے جا خرچ** (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ''ناجائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضَرورت سے زِیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اِسی لئے اَعضائے وُضو کو

(بلااجازتِ شَرعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔'' (نورُالعرفان، ص۲۳۲)

معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ (یعنی اسراف) ہے مگر عام مشاہدہ ہے کہ احتیاط پسندی کی عادت رکھنے والے اسلامی بھائی بھی ایسے موقع پر بے احتیاطی کر جاتے ہیں، مثلاً مہمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ کھانا تیار کروالیا جاتا ہے جس کے بچ جانے کی صورت میں خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

(7) تخلیہ میں شرعی حدود کی پاسداری کرے:

جب شوہر اپنی بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو شریعت نے اس کے بھی آداب بتائے ہیں۔ چنانچہ شادی کی پہلی رات شوہر کو چاہیے کہ بیوی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَ ھَا وَخَیۡرَمَاجَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَ(مِنۡ) شَرِّمَاجَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ یعنی: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث ۲۱۶۰، ج ۲، ص ۳۶۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

'' بِسۡمِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا یعنی اللہ

کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔'' پس اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب مایستحب ان یقولہ عند الجماع، الحدیث ۱۴۳۴، ص ۷۵۱)

اس جذباتی موقع پر شرعی احکام پر عمل ہمیں شیطانی پنجوں سے بچائے گا اور ہماری نسلوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ وقتِ جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے اور زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ اس سے بچہ کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے۔'' (الکامل فی ضعفاء الرجال، بقیۃ ابن الولید، ج ۲، ص ۲۶۵)

حضرت سیدنا قبیصہ بن ذوہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جماع کے وقت زیادہ گفتگو نہ کرو کہ اس سے (بچے کے) گونگا یا تو تلا ہونے کا خطرہ ہے۔''

(کنز العمال: کتاب النکاح، باب محظورات المباشرۃ، ج ۱۶، ص ۱۵۱، الحدیث ۴۴۸۹۳)

ربُّ العَالَمِین جل جلالہ کا شکر ادا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسان کو چاہئے کہ جب اولاد کے حوالے سے کوئی ''اچھی خبر'' ملے تو سجدۂ شکر بجالائے کیونکہ شکرِ نعمت سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

ماں کے لئے خوشخبری:

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَ ر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردِ زِہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان وزمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی ، اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۵۹۲، ج ۱، ص ۹۹)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کرے۔

''**یا اللہ نیک اولاد عطا کر**'' کے اُنیس حروف کی نسبت سے 19 نیّتیں

(از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) اپنی اولاد کی سنّت کے مطابق تربیت کروں گا۔

(۲) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔

(۳) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عزوجل بجالاؤں گا۔

(٤) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)

(۵) اگر لڑکا ہوا تو حصولِ برکت کے لئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا۔

(٦) ساتھ ہی پکارنے کے لئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔

(٧) حتی الامکان اس کے نام ''محمد'' یا ''احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔

(۸) انہیں کسی جامعِ شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔

(۹) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یومِ پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کی ہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)

(۱۰) سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔

(۱۱) اولاد کو حلال کمائی سے کِھلاؤں گا۔

(۱۲) حرام کمائی سے بچاؤں گا۔

(۱۳) انہیں بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ کرنے سے بچوں گا۔

(۱۴)اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔

(۱۵)انہیں علمِ دین سکھاؤں گا۔

(۱۶)نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کرانہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔

(۱۷)اگرکبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہااور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کر دوں گا۔(ماں باپ معاف کربھی دیں تب بھی اولادکوتوبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے۔)

(۱۸)وقتاًفوقتاًاولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

(۱۹)بالغ ہونے پرجلدتر شادی کی ترکیب کروں گا۔

صلوا علی الحبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علی محمد

زمانۂ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانۂ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہیے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکاروخیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔اگروہ یہ زمانہ کیبل اوروی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جواَثرات مرتب ہونگے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔جب تک مائیں عبادت وریاضت کا شوق اورتلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولادبھی علم وعمل کا پیکراور خوفِ خداعزوجل کا مظہرہوا کرتی تھی۔جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول،فیشن

کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی وعریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔الا ماشاء اللّٰہ

بہر حال ماں کو چاہیے کہ

(۱) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔

(نیک اعمال کے فضائل جاننے کے لئے ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

(۲) نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہوجاتی۔

(۳) اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منوّر کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنادیئے:

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریبِ بسم اللہ مقرر ہوئی تو لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: ''صاحبزادے پڑھیئے بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' آپ نے پڑھا اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ،بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے'' فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر انکو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔''

(الملفوظ، حصہ ۴، ص ۴۱۵)

(۴) اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تاکہ بچے کا گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔''

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر بایزید بسطامی، ص ۱۲۹)

معذرت کرنا پڑی:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایامِ حمل میں ہمسایہ کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر سفیان ثوری، ص ۱۷۴)

(۵) کھانے پینے، لباس، چلنے بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

(۶) زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

(۷) صدقہ وخیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا''صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔''

(مجمع الزوائد، باب فضل صدقۃ الزکاۃ، الحدیث ۴۶۰۶، ج ۳، ص ۲۸۴)

(۸) بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یاد رکھیئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔

(بہارشریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۸)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔'' (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شھود الملائکۃ بدراً، الحدیث ۴۰۰۲، ج ۳، ص ۱۹)

اگر دیکھنا ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھیئے اور گھر میں اسلامی طغرے آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

(۹) دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ O (پ۳، اٰل عمران ۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

''یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑ ہا کروڑ شکر کہ تُو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یا اللہ عزوجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عزوجل! تُو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشقِ رسول بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یا اللہ عزوجل! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عزوجل! اسے ایمان کی حالت میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

عظیم ماں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ

ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: ''ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا۔'' اور یہ دعا بھی کرتیں: ''تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین ودنیا کا سردار بنائے۔'' اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمیٰ بنادیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص۳۰)

(۱۰) بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کے لئے الٹرا ساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عزوجل) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی عزوجل پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جَنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کردوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔ صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کئے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کُکَر میں ڈال کر

چولہے پر چڑھا دیا۔یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچالیا گیا اور غالبًا اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ (الامان والحفیظ)

(''زلزلہ اوراس کے اسباب'' از امیر اہلسنت مدظلہ العالی ص ۵۱)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، چند بہاریں ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی:

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔ وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ان کی بچیوں کی امّی پھر امید سے تھیں۔ کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے **عاشقانِ رسول** کے **مدنی قافلے** میں ۳۰ دن کے لئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہو۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی بھی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ان کے ہاتھوں میں **مدنی منّا** اور ان کے چہرے پر **جگمگاتی داڑھی شریف** اور سر پر **سبز عمامے کا تاج** سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف وریش میں
واہ ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص ۱۵)

اولاد مل گئی:

ایک اسلامی بھائی تقریباً ۲۵ سال سے بےاولاد تھے۔ **دعوتِ اسلامی** کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہوکر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہوگئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص۱۵)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہوگئی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے **اجتماعات** اور **مَدَنی قافِلوں** کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچِہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، غالبًا 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اہلیہ امّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید **آپریشن** کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بینَ الاقوامی **تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع** (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد

سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لیکر اَسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگرافرادتعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحتَرمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوَداع کیا۔ میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیّت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو **آپریشن** کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہر حال میں مدینۃ الاولیا **ملتان شریف** حاضِر ہوگیا۔سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختِتامی **رِقّت انگیز دعا** کے بعد میں نے گھر پرفون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا، **مبارک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات** عزوجل **نے بِغیر آپریشن کے تمھیں چاندسی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔** میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنوں؟امّی جان نے فرمایا، ''بیٹا! بے فکر ہوکر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔''

اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمدللہ عزوجل میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ الحمدللہ عزوجل مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی **مَدَنی قافِلوں کی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ میرے بچوں کی امّی کا کہنا ہے، جب آپ **مَدَنی قافِلے** کے مسافِر

ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو

بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، بابِ فیضانِ رمضان، احکام روزہ، ج۱، ص۹۴۳)

مدنی منّے کی آمد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کرکے تجربہ کرلیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافِع حاصِل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چُنانچِہ قصبہ کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ''ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں ! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مُطابِق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کرکے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیّت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **30 دن کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مُنی کی امّی نے ایک بار

خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، **بلال**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافِلے کی (نیت کی) بَرَکت سے میرے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے **دو مدنی منّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللّٰہ** عزوجل کا کرم دیکھئے! **30 دن کے مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت صِرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے **مَدَنی مُنّے** تولُّد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مَدَنی قافِلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب　　مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری　　مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت، بابِ فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۱۰۶۱، بالتصرّف مّا)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام!

(شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت میں اس حکایت کونقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں برآتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمُردہ کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی

ہیں۔مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دلی مُرادلازِمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جوطلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اوراُس کا سُوال پورانہیں کیا جاتا۔اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔مَثَلاً یہی کہ وہ **اولادِنرینہ** مانگتا ہے مگراُس کو مَدَنی مُنیوں سے نوازا جاتا ہےاوریہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔چُنانچِہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ
(پ۲،البقرۃ،۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان:قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

دربارِمشتاق سے کرم:

الحمدللہ عزوجل!صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں ''دربارِمشتاق'' مرجع خلائق ہے،اسلامی بھائی دوردور سے آتے اورفیض پاتے ہیں۔چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی ،میرے گھر میں ''امید'' سے تھیں۔میڈیکل رِپوٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارمشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق میں حاضری دی اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعا مانگی۔میڈیکل رِپوٹ غلط ثابت ہوگئی اورالحمدللہ عزوجل ہمارے گھر میں چاندسا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا **مدنی منّا** تشریف لے آیا۔(فیضانِ سنّت ،بابِ آدابِ طعام،ج۱،ص۶۳۸)

زچہ وبچّہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی)

لَآ اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر **حامِلہ** گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمْل** کی بھی حفاظت اور **بچّہ** بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر **لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ** 55 بار (اول وآخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی **بچّہ کے منہ** پر لگا دیں تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ ذہین ہوگا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر **زَیت** (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا زَیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

(فیضانِ سنّت، بابِ فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۹۹۵)

صلوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

پیدائش پر ردِ عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بیٹا پیدا ہو یا **بیٹی**، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں **مٹھائیاں** بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ ان **روایات** کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ

(۱) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس

کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں وکمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، جوشخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خداعزوجل اس کے شاملِ حال رہے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۴۸۴، ج۸، ص۲۸۵)

(۲) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں ۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔''

(مسند الفردوس للدیلمی، الحدیث ۷۵۵۶، ج۲، ص۴۱۵)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، رء وف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۷۴۲۸، ج۵، ص۲۴۸)

(۴) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔'' عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی۔'' عرض کی گئی: ''اگر ایک ہوتو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہوتو بھی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۹۹، ج۴، ص۳۴۷)

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث ۲۶۲۹، ص ۱۴۱۴)

مدنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بیٹیوں پر شفقت:

(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چُومتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، الحدیث ۵۲۱۷، ج ۴ ص ۴۵۴)

(۲) حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلالیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے

زمین پر گرادیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہوگیا۔ نبی کریم رءوف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ''ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ج۲،ص ۳۱۸، ماخوذاً)

(۳) حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں کچھ زیورات بطورِ تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی ذھب للنساء، الحدیث ۴۲۳۵، ج۴،ص ۱۲۵)

(۴) حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھالیتے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد، الحدیث ۵۹۹۶، ج۴،ص ۱۰۰)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت:

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ ''میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟'' اور (ازراہِ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الخد، الحدیث ۵۲۲۲، ج ۴ ص ۴۵۵)

ایثار کرنے والی ماں:

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں ۔اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی ۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی ،اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی ۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ، رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ، باب فضل الاحسان الی البنات ، الحدیث ۲۶۳۰، ص ۱۴۱۵)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ وخیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر ونعت کیجئے اور اِن امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

(1) کان میں اذان:

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ''جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، الحدیث ۱۵۱۹، ج۳، ص۱۷۳)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاءاللہ عزوجل بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، الحدیث ۸۶۱۹، ج ۶، ص ۳۹۰)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۳)

(2) تَحْنِیک (گھٹی دلوانا):

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کھجور اپنے دہنِ اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تَحْنِیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعابِ دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تَحْنِیک فرمایا

کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک، الحدیث ۲۱۴۷،ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: ''وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔''

(صحیح بخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود...الخ، ج ۳،ص ۵۴۶)

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھا، اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود....الخ، الحدیث ۲۱۴۵،ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین،

مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟'' میں نے عرض کی ''جی ہاں'' پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں پیش کیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے'' اور اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔''

(صحیح مسلم: کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود....الخ، الحدیث ۲۱۴۴، ص ۱۱۸۳)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح ومتقی مسلمانوں سے تَحنِیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتیِ اعظم ہند کی تَحنِیک:

اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: ''آپ بریلی تشریف لے جائیں۔''

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، ج۲ص۲۴۷، ملخصًا)

(5,4,3) نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا:

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۵۵۸، ج۱، ص۱۷۰)

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہیئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ

مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شرعیہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حضرت سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب السابع، الفصل الاول، الاکمال، الحدیث ۴۵۲۲۲، ج ۱۶، ص ۱۷۶)

مسئلہ :

عبدالمصطفیٰ ،عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔عبد کے دو معانی ہیں ، بندہ اور غلام ، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔غلام محمد ،غلام صدیق ،غلام فاروق ،غلام علی ،غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔

(بہارِشریعت ،حصہ۱۶،ص۲۱۳ ، ماخوذًا)

مسئلہ :

محمد بخش ،احمد بخش ، پیر بخش اوراسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔(بہارِشریعت ،حصہ۱۶،ص۲۱۴)

مسئلہ :

طٰہٰ ،یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔(بہارِشریعت ،حصہ۱۶،ص۲۱۳)

مسئلہ :

جونام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِشریعت ،حصہ۱۶،ص۲۱۳)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی ، کتاب الادب ، باب ماجاء فی تغییر الاسماء ، الحدیث ۲۸۴۸ ، ج۴ ، ص۳۸۲)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے برّہ تھا ،سرورِعالم ، نورِمجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (برّہ

سے) بدل کر جویریہ رکھ دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۴۰،ص ۱۱۸۲)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۳۲،ص ۱۱۷۸)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''عبداللہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے، ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،ص ۲۱۱، ماخوذًا)

نامِ محمد کی برکتیں:

رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح

وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔''

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۳، ج۱۶، ص۱۷۵)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔'' (کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۵، ج۱۶، ص۱۷۵)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''محمد'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہوگی۔'' (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ج۱، ص۲۷۵)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کرلیا جائے، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص۱۵۴)

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ، امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رء وف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔''

(تاریخ بغداد، ج۳،ص ۳۰۵)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔'' ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۴،ص۲۹۰)

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم زمانۂ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون

ملتے تھے۔لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے ،اس بچہ کا سر منڈاتے اوراس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔''

(المستدرک للحاکم ،کتاب الذبائح ،باب عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ،الحدیث ۷۶۶۸ ،ج۵،ص۳۳۸)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے ۔پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اوراس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے ۔یہ ایک جاہلانہ رسم تھی ۔نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ''بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے)لگایا کرو۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ،کتاب الاطعمۃ ،باب العقیقۃ ،الحدیث ۵۲۸۴،ج۷،ص۳۵۵)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کے لئے مسرت وشادمانی کا پیغام لاتی ہے ۔بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطورِ شکرانہ جانور ذبح کیا جائے ۔اسی کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت ،حصہ ۱۵،ص۱۵۳)

ہمارے **مدنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے ۔چنانچہ حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت ،شہنشاہِ نُبوت ،پیکرِ عظمت و شرافت ،مَحبوبِ رَبُّ العزت ،محسنِ

انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سنا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ۔''

(صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقۃ، الحدیث ۱۵۱۸، ج ۳، ص ۵۴۸)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''جو بچہ قبل بلوغ مرگیا اور اس کا عقیقہ کردیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مرگیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کریگا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۵۹۶)

عقیقہ کب کریں؟

عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب العقیقہ بشاۃ، الحدیث ۱۵۲۷، ج ۳، ص ۱۷۷)

اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔ اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ علٰی ھذا القیاس (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۴)

عقیقے کے جانور:

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب العقیقہ، الحدیث ۲۸۴۱، ج ۳، ص ۱۴۳)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: ''لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدہ عائشہ، الحدیث ۲۶۱۹۴، ج ۱۰، ص ۱۰۱)

عقیقے کے چند مسائل:

(۱) عقیقہ کے جانور کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کردیا جائے یا پکا کردیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

(۲) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

(۳) گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

(۴) گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کے لئے حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔

(۵) بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

(۷) گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کرلیں،ایک حصہ فقراء،دوسرا عزیز رشتہ دار اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

(۸) عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ،دادا،دادی اور نانا،نانی وغیرہ بھی کھاسکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹) عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت،حصہ۱۵،ص۱۵۵)

مدینہ : مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کی تالیف **''عقیقے کے بارے میں سوال جواب''** کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار،حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا۔''

(صحیح مسلم، باب خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۷، ص ۱۵۳)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۷، و بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ص۲۰۰)

حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنے بچے کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ گوشت اگنے کے لئے جلدی اور ستھرا ہے اور دل کے لئے راحت ہے۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثالث فی الختان، الاکمال، الحدیث ۴۵۳۰۴، ج۸، ص۱۸۱)

مسئلہ:

بچے کا ختنہ باپ خود بھی کر سکتا ہے۔ (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے۔) (فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۲۰۴)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ (پ۲، البقرہ: ۲۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم

البدل نہیں ہوسکتا۔اس لئے بچے کو ماں کا دوُدھ پلانا چاہیے شدید مجبوری کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم،نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا:''دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔'' (الجامع الصغیر،الحدیث ۴۵۲۵،ص ۲۷۷)

دودھ پلانے کی فضیلت:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشادفرمایا:''جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کردیا ہو۔پھر جب وہ اسکو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔(یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)

(کنزالعمال،کتاب النکاح،الفصل الثانی فی ترغیبات تختص باالنساء،الحدیث ۴۵۱۵۲،ج ۱۶،ص ۱۷۱)

مسئلہ :

زیادہ سے زیادہ دوسال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے۔جب بچہ دوسال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۷، ص ۲۹)

مسئلہ :

بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے

مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ''اسے دعا وتعویذ کراؤ، اسے نظرِ بد لگی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین...الخ، الحدیث ۲۱۹۷، ص ۱۲۰۶)

مسئلہ :

بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲: ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الٰہی وکلامِ الٰہی وذکر الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ''تو عجب گدھا ہے۔'' وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلِ سنّت

حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی کے عطا کردہ **تعویذات** کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت **مجلس** کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تا دم تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق **مجلس** کی طرف سے **ماہانہ سوا دو لاکھ** اور سالانہ کم و بیش **26 لاکھ** سے **زائد** "تعویذات" و "اَوراد" دیئے اور کم و بیش **20 سے 25 ہزار مکتوبات** بھیجے جاتے ہیں ان میں **E-mail** کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل **ماہانہ 2500** سے **زائد آن لائن استخارہ** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی **متعدد بہاریں** ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ "**خوفناک بلا**"، "**پراسرار کتا**" اور "**سینگوں والی دلہن**" نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ:

بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۴۶)

اس لئے کارپیٹ وقالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے

پلاسٹک شیٹ بچھا دی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ:

جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہوگیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج ۹، ص ۶۰۲)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کے لئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کے لئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہٰذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے: ''مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروا دیں۔'' تا کہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

اپنے بچوں کو کسی پیرِ کامل کا مرید بنوا دیجئے

ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ نیک اعمال پر

استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے بیعت ہوجانا بھی ہے۔کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

(۱) صحیح العقیدہ سنّی ہو۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

(۳) فاسقِ معلن نہ ہو(ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین یا اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسقِ معلن ہے۔)

(۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم تک متّصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۲۱،ص۶۰۳)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ، قطبِ مدینہ میزبانِ مہمانان مدینہ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خداعزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابۃ وبشراھم، ص۱۹۱)

مرید ہونے کے لئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنا لیا جائے گا۔مکتب نمبر 3 عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم وتربیت کے لئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت ومحبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔یوں جب ماں کی ممتا اور شفقتِ پدری کی شیرینی گھول کر تعلیماتِ اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کرلیں گے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے ''الفرح'' کہا جاتا ہے اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔'' (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص۱۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں

سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی چھوٹے تھے اُن) کے بارے میں دریافت فرمایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں گلے لگالیا چوما اور کہا ''اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، الحدیث۲۱۲۲، ج۲،ص۲۵)

حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سرخ رنگ کی (دھاریوں والی) قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لیے کبھی گرتے تھے)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔''

(جامع الترمذی، کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب، الحدیث۳۷۹۹، ج۵ص ۴۲۹)

حضرت سیدنا ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی ایک ران پر مجھے اور ایک ران پر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ''اے اللہ عزوجل! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب وضع الصبی علی الفخذ، الحدیث۶۰۰۳، ج۴،ص۱۰۱)

شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چُپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیر خوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ شیر خوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو......

(۱) بھوک:

اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

(۲) پیاس:

موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آجاتا ہے۔

(۳) کپڑے گیلے ہونا:

بچے کا پاجامہ یا جانگیا یا NAPKIN (یعنی شیر خوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولئے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگتی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں NAPKIN تبدیل کر دیا جائے تو فورا چپ ہو جاتے ہیں، بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک ''PAMPER'' باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

(۴) پیٹ کی خرابی:

بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکاریں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

(۵) بوریت:

بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

(٦) دانت نکلنا:

دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی اور سبب ہو گا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

(۷) نیند پوری نہ ہونا:

بچے کی نیند پوری نہ ہو تب بھی وہ رونے لگتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ بچے کو کسی

وجہ سے سونے کا موقع نہیں مل سکا اور اس کے سونے کا وقت گزر گیا ہے تو اسے فوراً الٹا کر سلانے کی کوشش کریں۔ بچہ فوراً سو جائے تو سمجھیں اسی وجہ سے رو رہا تھا۔

(۸) کان میں درد:

اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو، نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کان کو ہاتھ لگاتا ہے ۔ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔

اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ایسی صورت میں گھٹی پلانے ،گرائپ واٹر پلانے، پیٹ پر ہینگ ملنے، سینے پر بام ملنے، یا جھنجھلا کر بچے کو تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج کو دکھائیں ۔اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آ رہے ہوں، بچہ بے کل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں، جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنّت (جلد اوّل) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے اورخوب خوب رحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک ایمان افروزخوشگوار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار ہے۔چُنانچِہ **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کاخُلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کوتبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔وہ دُعائے شِفا کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے۔ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **واپَسی کے بعدجب اپنی بیٹی کاچیک اَپ کروایاتو ڈاکٹرحیران رہ گئے کیوں کہ اُس کےجگر کا کینسر خَتْم ہوچکا تھا۔** ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں!،جبکہ حالت اسقدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم ازکم ایک سِرِنج بھرکرمَوادنکالا جاتا تھا!اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام ونشان تک نہ رہاتھا،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحّت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہوچکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو،کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مدنی مُنّی کا علاج ہوگیا:

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصِل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک اور بہار گزارش کرتا ہوں چُنانچِہ رنچھوڑ لائن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار عاشِقانِ **رسول** کے تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بہُت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی **مَدَنی مُنّی** ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافِلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دعا کی۔ سفر مکمَّل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مَرَض، آوٴ اللہ سے عرض مل کے سارے کریں، قافِلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں! ، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’حضرت سیّدنا علی اصغر‘‘کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچّوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

(از شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت ،حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

﴿1﴾ بچّہ یا بچّی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد **یَابَرُّ** سات بار(اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر بچّے کو دم کر دیا جائے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا ﴿۲﴾ پیدائش کے بعد بچّے کو پہلے نمک مِلے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلایئے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ﴿۳﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچّوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچّوں کی تندرُستی کیلئے بے حد مُفید ہے۔ اور نیز ﴿٤﴾ نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچّوں کی صحّت کے لیے اِکسیر ہے ﴿۵﴾ بچّوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے ﴿٦﴾ خواہ جُھولے میں جُھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کِھلائیں ہر حال میں بچّوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دِہ ہے ﴿۷﴾ وِلادت کے بعد بہُت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچّے کی نگاہ کمزور ہوجاتی ہے ﴿۸﴾ جب بچّے کے مَسُوڑھے سخت ہوجائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مَسُوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور ﴿۹﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مَسُوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچّے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مُفید ہے ﴿۱۰﴾ جب دودھ چُھڑانے کا وَقت آئے اور بچّہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت

چیز نہ چبانے دیجئے، بہُت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے ﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیے ﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچّوں کو اس عمر میں اچّھی خوراک دیجئے کہ اِس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچّہ زندہ رہا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی ﴿۱۳﴾ بچّوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے ﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہُت بہُت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچّوں کی صحّت کے لیے بہُت ہی نقصان دِہ ہیں ﴿۱۵﴾ بچّوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہُت ہی اچھا ہے ﴿۱۶﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہوجائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

(فیضانِ سنّت، بابِ فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۹۹۳)

صلوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کے لئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آجائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امامِ اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا

عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ:

بچوں کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے افیون دینا حرام ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۹۸)

بچوں پر خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنے بچوں اور دیگر اہلِ خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشاراتِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کے لئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے۔
(مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب فی نفقۃ الرجل، الحدیث ۴۶۶۰، ج ۳، ص ۳۰۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا۔''
(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۳۵، ج ۴، ص ۳۲۸)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تُو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۱۲۹۵، ج۱، ص ۴۳۸)

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کردیتا ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث ۲۲۴۳۲، ج۸، ص ۳۲۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال......الخ، الحدیث ۹۹۵، ص ۴۹۹)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس شخص سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا، اور وہ درہم لاکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس....الخ، الحدیث ۹۹۷، ص ۴۹۹)

مسئلہ :

آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کے لئے، اس کے اہل وعیال کے لئے، ادائیگیٔ قرض کے لئے اور انہیں کفایت کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ ماں باپ محتاج وتنگ دست ہوں تو انہیں بقدرِ کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۴۸)

بچوں کو رزقِ حلال کھلائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز و شبہ والی چیز سے) بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریا کاری اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: ''جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔''

(کیمیائے سعادت، باب اول، فضیلت طلب حلال، ج ۱، ص ۳۴۴)

حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل

کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج ۷، ص ۲۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو!

تکمیلِ ضروریات اور آسائشوں کے حصول کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا وآخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا: ''وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے۔'' (سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اکل السحت، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

حضرت سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبداللہ بن حنظلہ، الحدیث ۲۲۰۱۶، ج ۸، ص ۲۲۳)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار

سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (الزھد الکبیر، الحدیث ۴۷۹، ص ۱۸۳)

احتیاطِ نبوی:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دیکھا تو فوراً فرمایا ''کخ کخ'' یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، الحدیث ۱۰۶۹، ص ۵۰۱)

بچوں کو نیا پھل کھلائیے

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلّم فرماتے: ''یا الٰہی عزوجل! ہمارے مدینے، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما۔'' پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔''

(صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا بالبرکۃ الحدیث ۱۳۷۳، ص ۷۱۳)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت وشفقت کرے وہ خوفِ خدا عزوجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا۔''

(فردوس الاخبار، باب المیم، الحدیث ۵۸۳۰، ج ۲، ص ۲۶۳)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہیے کہ بچوں کی اچھی صحت کے لئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصولِ شفاء کے لئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میرا بھانجا بیمار ہے۔'' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ، الحدیث ۲۳۴۵، ص ۱۲۷۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہوجائے تو طبّی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہوکر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمدللہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ **مدنی قافلے** میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔ **دو بہاریں** ملاحظہ ہوں......

بینائی واپس آگئی:

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منّے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کے لئے لائے اور بتایا کہ بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جاکر دعا کریں، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منّے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا

اورسفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمدللہ عزوجل! میرے مُنّے کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص۳)

علاج ہوگیا:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی مُوذی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہوسکتا اگراس کی زندگی چاہتے ہوتو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کے لئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہوگیا۔باب المدینہ(کراچی)میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کرکے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔الحمدللہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہوگیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص۱۵)

زبان کھلنے کے بعد اللّٰہ عزوجل کا نام سکھائیے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہوجائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق ومالک اور رازِق کا اسمِ ذات ''اللہ'' سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہلواؤ۔''

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۴۹، ج۶، ص ۳۹۷)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی منّی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی منّی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولو بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے: ''اس کو یوں نہ سکھایئے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ، اللہ'' کہتے رہیں۔'' (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۴۳)

بچے جب بولنا شروع کریں تو ان سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں

گے اوران کی یہ عادت بڑے ہوکربھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرائیے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہوجائے تو اسے اس کے والداور دادا اور چچاوغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروادیجئے تاکہ خدانخواستہ گم ہوجانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جاسکے۔اگرآپ اس کام میں سستی کریں گےتو ہوسکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جوشخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں،اوراپنے گھر میں رہتا ہوں تواس کے گھر بار کا کچھ پتانہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھائیے

والدین کوچاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعورکوپہنچ جائےتو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں،آسمانی کتابوں،انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت ودوزخ کے بارے میں بتدریج **عقائد** سکھائیں۔بچے کو بتائیں کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے،وہی ہمیں **رزق** عطا فرماتا ہے،اسی نے **زندگی** دی ہے وہی **موت** دے گا،ہم صرف اسی کی **عبادت** کرتے ہیں،وہ **جسم**،**جگہ** اور **مکان** سے پاک ہے(بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں،ایسانہ کیاجائے)،وہ کسی کا **محتاج نہیں** ساری کائنات اس کی محتاج ہے، وہ اولاد سے **پاک** ہے،وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا،جوکچھ ہوچکا ہے،جوہورہا ہے یا ہوگا وہ سب جانتا ہے……

فرشتے اس کی **نوری مخلوق** ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرھا،......

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے **صحیفے** اور **کتابیں** نازل فرمائیں جن میں **چار کتابیں** بہت مشہور ہیں،

(1) تورات (یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(2) زبور (یہ حضرت داؤد (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)۔

(3) انجیل (یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(4) قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی)۔......

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے **انبیاء اور رسولوں** کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو بھیجا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان وزمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں **جنت کا شوق اور جہنم کا خوف** بٹھایئے۔ اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔ و العیاذ باللّٰہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

حکایت:

ایک بزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچّہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا، ''اے منّے! تم کیوں رو رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔'' آپ نے فرمایا: ''مُنّے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے۔'' وہ کہنے لگا: ''بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں۔''

وہ بزرگ اس ننھے مدنی منے کے اس انداز کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: ''یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہیے۔''

(درۃ الناصحین المجلس السابع والستون، ص۲۶۳)

﴿اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

بچے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہیے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پروان چڑھتا چلا جائے۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۴، ج۱، ص۱۵)

اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ذاتِ والاتبار پر **درود پاک** پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ اس کے لئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ذکرِ انور ہونے پر محبت کے ساتھ دُرود شریف مثلاً **صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم** پڑھئے اور **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب** (یعنی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی دُرود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، چند روایات پیشِ خدمت ہیں،

(۱) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر، آمنہ کے پِسَر، حبیبِ داوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اللہ عزّوجلّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۲۹۵۱، ج ۳، ص ۹۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۲) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۴۰۶، ص ۸۷)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۳) سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فِرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وقت دُرُود پاک پڑھا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، الحدیث ۱۷۲۹۱، ج ۱۰، ص ۲۵۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۴) اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔''

(کنز العُمّال، کتاب الاذکار، الباب السادس، الحدیث ۲۲۲۹، ج۱، ص ۲۵۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۵) خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فصل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۴۸۴، ج۲، ص ۲۷)

صلوا علی الحبیب صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۶) آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔'' (الدر المنثور ج۶، ص ۶۵۴)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۷) سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اے

لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اورحساب وکتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۸) نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی فصل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...الخ، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۹) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۲۲، ج ۲ ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۱۰) شہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مَقال، پیکرِ حُسن وجمال، مَخزَنِ

عظمت وکمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جس نے دن اوررات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اوراُس رات کے گناہ بخش دے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۹۲۸، ج ۲، ص ۳۶۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

والدین کو چاہیے کہ جب بھی نبی کریم ، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔ اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ

حضرتِ سیدنا امامِ حسن المجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''جوشخص مؤذن کو اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے **مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ** اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔

(المقاصد الحسنۃ، تحت الحدیث ۱۰۲۱، ص ۳۹۰)

سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا ذکر نورِ ایمان وسُرورِ جان ہے۔اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے میں سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سکھائیے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالی عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔اس کے لئے بچوں کو ان نفوس قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۳۸۸۸، ج ۵، ص ۴۶۳)

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتیٔ نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہوگیا۔''

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب وعدنی ربی فی اہل بیتی...الخ، الحدیث ۴۷۷۴، ج ۴، ص ۱۳۲)

اولیاء کرام رحمھم اللّٰہ کا ادب سکھائیے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھایئے اوران کی پیروی کا ذہن بنایئے۔اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ٥ (پ١١، یونس:٦٢) ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

نبی مُکَرَّم،نُو رِمُجَسَّم ،رسول اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے:''جو اللہ عزوجل کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کردیا۔''

(سنن ابن ماجہ،کتاب الفتن ،باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن ،الحدیث ٣٩٨٩،ج٤،ص٣٥٠)

لیکن یادرکھیۓ ! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو،احکامِ شرعیّہ کی پابندی سے آزادنہیں ہوسکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے ،ایک مٹھی سے گھٹانے ، گالیاں بکنے، گانے سننے،فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگراعلانیہ گناہ کرنے والاشخص کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں،ہم تو پہنچ گئے ۔ ایسوں کے بارے میں سیدالطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں۔''

(الیواقیت والجواہر،مبحث السادس والعشرون،الجزء الاول،ص٢٠٦)

اپنے بچے کو قرآن پڑھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل ودماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اُن کا باطن بھی منوّر ہو جائے گا۔ معلمِ اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶، ج۱، ص۴۰)

(۲) دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۳۵، ج۱، ص۵۲۴)

اگر بچّے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروایئے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس

شخص نے اپنے بیٹے کوقرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کرلے۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۳۵، ج۱، ص۵۲۴)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو دُرست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرضِ عین ہے کہ حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو (فتاویٰ رضویہ ج۳ ص۲۵۳)، اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچّے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرسۃ المدینہ:

الحمدللہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیرِ انتظام اندرونِ وبیرونِ ملک حفظ وناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہّ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش 42,000 ہزار مدنی منّے اور مدنی منّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے کی بہتر تربیت کے لئے اسے قریبی مدرسۃ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچّہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کرکے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔مگر سردیوں میں بچے کو وضو کے لئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہیے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچّوں کے ساتھ کھڑا کریں۔اس حکمتِ عملی کی بدولت بچّے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہوجائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

شاہِ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''بچوں کو سات سال کی عمر ہوجانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہوجانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو۔''
(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء متی یومر الصبیّ بالصلوٰۃ، الحدیث ۴۰۷، ج۱، ص۴۱۶)

نماز کے عادی:

جب محدّثِ اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا شروع کردیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص۳۰)

روزہ رکھوائیے

نماز کی طرح بچے کو **روزہ** رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانیے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے۔لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر بُرے کام سے بچنا چاہیے۔

روزہ کشائی:

اعلیٰ حضرت،امامِ اہل سنت،مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ: ''رمضان مبارک کامقدّس مہینہ ہے اوراعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے،کاشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ایک محفوظ کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چُنے ہوئے تھے۔آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والدِ ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ ''اِسے کھالو۔''

آپ عرض کرتے ہیں ''میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟''ارشاد ہوتا ہے ''بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے،لو کھالو،میں نے دروازہ بند کر دیا ہے،کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔''آپ عرض کرتے ہیں،''جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے،وہ تو دیکھ

رہا ہے۔'' یہ سنتے ہی حضور کے والدِ ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص ۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیورِ علمِ دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دار العلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمحِ نظر محض دنیاوی مال وجاہ ہوتی ہے، اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہیے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز وروزہ کے مسائل، دیگر فرائض وواجبات، حلال وحرام، خرید وفروخت، اجارہ (یعنی اجرت پر خدمت

لینے یا دینے)، حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تاکہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائقِ تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علمِ دین بھی سکھائے۔ بطورِ ترغیب علمِ دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے حتّٰی کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیا علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، الحدیث ۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

طبرانی شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث ۵۷۲۲، ج۴، ص۲۰۴)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔ (سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم، الحدیث ۳۴۹، ج ۱، ص ۱۱۱)

استاذ کا انتخاب:

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیز گاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل وجواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم وتربیت خدا ترس اور شریف النفس علماء واساتذہ کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث میں ہے ''بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کررہا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب العلم، الباب الثالث فی آداب العلم، الحدیث ۲۹۲۶۰، ج ۱۰، ص ۱۰۵)

جامعۃ المدینہ:

الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوایئے۔

شوقِ علم:

امامِ اہلسنّت، مجدددین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ''اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں) کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔ جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۸۹)

آداب سکھایئے

حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۸، ج۳، ص۳۸۲)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۹، ج۳، ص۳۸۳)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرضِ سہولت یہاں چند اُمور کا بیان کیا جارہا ہے۔

کھانے کے آداب:

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج۴، ص۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرأۃ المناجیح، ج۶، ص۳۲)

(۲) جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دوزانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی)

(اشعۃ اللمعات، کتاب الاطعمۃ، فصل ۱، ج ۳، ص ۵۱۸)

(۳) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے قدموں کے لئے راحت ہے۔''

(سنن الدارمی، کتاب الاطعمۃ، باب فی خلع النعال عند الاکل، الحدیث ۲۰۸۰، ج ۲، ص ۱۴۸)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام...الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ عند الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۴۸۷)

(۵) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شآء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ وقائم رہنے والے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۱۹۵۵، ج۱، ۲۷۴)

(۶) سیدھے ہاتھ سے کھائیں ۔حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

(۷) اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔ جب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اس طرح کرتے

ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا''

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین، الحدیث ۵۳۷۶، ج۳، ص۵۲۱)

(۸) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹، ج۳، ص۵۳۱)

امامِ اہلِ سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرما لیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن و عیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ

کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے ۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۶۵۲)

مسئلہ:

بعض بچے مٹی کھاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''مٹی حدِ ضرر تک (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) کھانا حرام ہے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ۲، ص۶۳)

پینے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں ۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث۱۸۹۲، ج۳، ص۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض

گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید و خوشگوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب کراھۃ التنفس ...الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ باب فی النفخ فی الشراب، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۴)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ،فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھیۃ الشرب قائماً، الحدیث ۲۰۲۵، ص ۱۱۱۹)

چلنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہوتو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پروقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۳۸)

(۳) راہ چلنے میں بلاضرورت بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں ۔اگر گاڑی آ رہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔چنانچہ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج۴،ص ۳۷۰)

(۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں ،اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃً

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔(المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج۵،ص ۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں ، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس

کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں ۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِمدینہ،فیض گنجینہ،راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے ۔''

(جامع الترمذی،کتاب اللباس،باب ماجاء فی القمص،الحدیث۱۷۷۲،ج۳،ص۲۹۷)

(۴) پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ نبی کریم،رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم عام طور پر نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔

(الجامع الصغیر،ج۲،ص۴۰۸)

(۶) اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب،دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا:''عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔''

(شعب الایمان،باب فی الملابس والاوانی،فصل فی العمائم،الحدیث۶۲۶۲،ج۵،ص۱۷۶)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار،الحدیث۳۰۵۴،ج۱،ص۴۱۰)

بیٹے اور بیٹی کے لباس میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنایئے اور جب بچے بالغ ہوجائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما باریک کپڑے پہن کر سرکارِمدینہ،فیض گنجینہ،راحتِ قلب

وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے آئیں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ''اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے سوائے اس کے۔'' پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی...الخ، الحدیث ۴۱۰۴، ج ۴، ص ۸۵)

حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(مؤطا امام مالک، کتاب اللباس باب ما یکرہ للنساء...الخ، الحدیث ۱۷۳۹ ج ۲، ص ۴۱۰)

بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کے لئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنوا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہو جائے گی۔

مسئلہ:

لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور ان کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۷)

مسئلہ:

لڑکے کو زیور پہنانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۳، ص ۲۶۰)

جوتا پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔

(تفسیر نسفی، پ ا، البقرہ، تحت آیۃ ۶۹، ص ۵۸: روح المعانی، پ ا، البقرہ، تحت آیۃ ۶۹، ج ا، ص ۳۹۲)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔''

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب لبس النعل...الخ، الحدیث ۲۰۹۷، ص ۱۱۶۱)

(۳) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۴) استعمالی جوتا اٹھانے کے لئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

(۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر وتنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ پنجم، اسباب فقر وتنگدستی، ص ۲۰۱)

ناخن کاٹنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸)

(۲) ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

(۳) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

بال سنوارنے کے آداب:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج۴، ص۱۰۳)

(۱) مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر بال رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چُھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ص۱۹۸)

(۲) سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر الٹی پر پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سر میں پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل لگاتے تو الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل الثالث، ص ۸۱)

حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۶۲۴۸، ص ۳۹۱)

سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وضو کرنے میں اور کنگھا کرنے میں اور نعلینِ شریفین پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل الثالث، ص ۸۱)

ملاقات کے آداب:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان لا یدخل الجنۃ ...الخ، الحدیث ۵۴، ص ۴۷)

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، الحدیث ۴۹۱، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۱) جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے

ہوں، سلام کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،ص ۸۸)

(۲) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہا تب بھی درست ہے۔اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں، اگرصرف وعلیکم السلام کہا تو بھی جواب ہو گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع فی السلام، ج۵،ص ۳۲۴، وفتاویٰ رضویہ، ج ۲۲،ص ۳۳۲، ۴۰۹)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ''جیتے رہو۔'' اس پر آپ نے عرض کی ''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا۔'' مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱،ص ۸۷)

(۳) سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہو گا۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹،ص ۶۸۳: بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،ص ۸۸، ۸۹)

(۴) سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔

(فتاویٰ بزازیہ، کتاب الکراہیۃ، نوع فی السلام، ج ۶،ص ۳۵۵)

(۴) سلام کرنے والے کے لیے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور

میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹،ص۶۸۲ملخصاً)

(۵) بہارِ شریعت (حصہ۱۶ص۹۲) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث۲۷۰۴، ج۴، ص۳۱۹)

(۷) سلام میں پہل کیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا: ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی فضل الذی یبدا بالسلام، الحدیث۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۸)

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں ''ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں۔'' مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امامِ اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔''

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۹۶)

(۸) گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے، حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۳، ج ۶، ص ۲۵۳)

(۹) ان کو سلام نہ کریں، تلاوت و ذکرو دُرود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہونے والا، کھانا کھانے والا، غسل خانے میں برہنہ نہانے والا، استنجا کرنے والا۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۰، ۹۱)

(۱۰) اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اگر سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام**،

اگر دونوں عورتیں ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکِ وَعَلَیْھَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکَ وَعَلَیْھَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والی عورت اور بھیجنے والا مرد ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکِ وَعَلَیْہِ السَّلَام**،

(۱۱) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے

کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارشریعت، حصہ۱۶،ص۹۲، الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹،ص۶۸۵)

(۱۲) راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل....الخ، الحدیث۵۲۰۰، ج۴،ص۴۵۰)

(۱۳) مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہارشریعت، حصہ۱۶،ص۹۷،۹۸)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث۱۲۴۵۴، ج۴،ص۲۸۶)

(۱۴) سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے

بھائی کوسلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوّے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔''

(البحر الزخار، ابوعثمان الہندی، الحدیث ۳۰۸، ج۱، ص ۴۳۷)

(۱۵) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ نہ ہو اور دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص ۶۲۹)

(۱۶) عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظم دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔ حضرت سیدنا زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وفدِ عبدالقیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سواریوں سے اتر پڑے اور حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دستِ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج۴، ص ۴۵۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا۔''

(اشعۃ اللمعات، ج۴، ص ۲۷)

درمختار میں ہے: ''حصولِ برکت کے لئے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔'' (الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج۹، ص ۶۳۱)

گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) جب بھی گھر یا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں

حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ ،فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لوں؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کی: ''میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔'' انہوں نے عرض کی: ''میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت؟'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟'' عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو اجازت حاصل کرلیا کرو۔''

(المؤطا للامام مالک، کتاب الاستئذان باب الاستئذان، الحدیث ۱۸۴۷، ج ۲، ص ۴۴۶)

(۲) گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

(۳) جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے

کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہوجائے اور وہ آگے پیچھے ہوسکیں۔ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸،ص ۲۶۹۸)

(۴) جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں اگر اجازت مل جائے فبھا ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ گھر میں نظر نہ پڑے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج ۴، ص ۴۴۶)

گفتگو کے آداب:

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ۶۴۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

حضرتِ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جنت میں بالاخانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں۔ایک اعرابی نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو اچھی گفتگو کرے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی قول المعروف، الحدیث ۱۹۹۱، ج ۳، ص ۳۹۶)

(۱) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔

(۲) غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو وقار میں کمی کرتی ہے۔سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔

(۳) چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنا دے گا۔

(۵) جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کردیں۔

چھینکنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے تھے اور آواز کو پست کر لیتے تھے۔

(جامع الترمذی، کتاب الآداب، باب ماجاء فی خفض الصوت وتخیر العجہ، الحدیث ۲۷۵۴، ج۴، ص۳۴۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے اوراس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے پھراس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت، الحدیث ۶۲۲۴، ج۴، ص۱۶۳)

مسئلہ:

اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔

(الدر المختار والرد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۳)

جماہی کی مذمت:

حضرت سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب تشمیت العاطس، الحدیث ۲۹۹۵، ص۱۵۹۷)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک

جائے گی۔'' (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب: اذا تردد الحکم بین سنۃ ..الخ، ج۲،ص۴۹۸، ۴۹۹)

سونے جاگنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔

(بہارِ شریعت، حصہ۱۶،ص۷۰)

(۲) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تا کہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۳) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی ...الخ، الحدیث۶۳۱۴، ج۴،ص۱۹۲ملخصاً)

(۴) اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن، الحدیث۲۷۷۷، ج۴،ص۳۵۲)

(۵) کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ

مَــااَمَــاتَنَــا وَاِلَیْــہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج۴، ص۱۹۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

بچوں سے سچ بولئے

بچوں سے سچ بولئے انہیں بہلانے کے لئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے دریافت فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے کھجور دوں گی۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، الحدیث ۴۹۹۱، ج۴، ص۳۸۷)

اپنے بچوں کو سکھائیے

(۱) حُسنِ اخلاق:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دنیوی واخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پرنور، شافع یوم النشور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث ۸۰۳۶، ج۶، ص ۲۴۷)

حضرت سیدنا ابودردا رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں۔'' (الادب المفرد، باب حسن الخلق، الحدیث ۲۷۳، ص ۹۱)

(۲) پاکیزگی:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے، ستھرا پن پسند کرتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، الحدیث ۲۸۰۸، ج۴، ص ۳۶۵)

سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، الحدیث ۲۲۳، ص ۱۴۰)

(۳) مختلف دعائیں:

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھائیے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔

اس کے لئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ''بہارِ دعا'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

(۴)سخاوت:

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوایئے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی، اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، الحدیث ۱۹۶۸، ج۳، ص ۳۸۷)

(۵) ذوقِ عبادت:

والدین کو چاہیے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن کے فضائل بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

تہجد پڑھنے کی ترغیب:

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تہجد پڑھوانی چاہیے۔'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے

حد غلبہ تھا لہٰذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے ۔لیکن امیر اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا،''یہ کیا ہے؟''مدنی منے نے جواب دیا،''چاند۔'' پھر آپ نے پوچھا ،''یہ کیا کررہا ہے؟''مدنی منے نے جواب دیا،''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔''اس گفتگو کے دوران مدنی منّا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

(٦) توکُّل:

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظیمہ سے متصف کرنے کے لئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہیے۔رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی ،وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گی۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی،تو ایک دیوار میں سوراخ کر کے فرمایا:''بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو،اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کرلیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا۔'' دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ''جب مقررہ وقت ہو،تم چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا۔''

حسبِ نصیحت بچہ،سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ سوراخ میں ہاتھ ڈالتا،

تو کھانا موجود پا کر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھانا رکھنا بھول گئیں۔ حتی کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا کہ اس کے سامنے نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ''بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟'' عرض کی: ''جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔''

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ہی پہنچاتا رہے گا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر احمد بن حرب، ج۱، ص۲۱۹)

(۷) خوفِ خدا عزوجل:

اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے لئے اپنی اولاد کو ان کے جسم وجاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈراتے رہیے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المبین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدنی منّے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے، ......

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا (پ۲۹، المزمل:۱۷)	ترجمۂ کنزالایمان: اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

توخوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکرابوبکروراق ج۲،ص۸۷)

حضرت سَیِّدُ نافضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جب یہ علم ہوتا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف وغم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ. (پ۱۸،المؤمنون:۱۰۶)

ترجمہ کنزالایمان: کہیں گے اے رب ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

توان کا بیٹا یہ آیت سن کر بے ہوش ہوکر گر گیا۔ جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت مختصر کردی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آکر اپنے بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی، اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے ....' ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ. (پ۲۴،الزمر:۴۷)

ترجمہ کنزالایمان: اورانہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہوکر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین، توبۃ علی بن فضیل، ص۲۰۹)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہوکر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ یہ سن کر

آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے : ''بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا، ...... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا، ...... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا۔'' آخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلّمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہوگیا۔ جب میں نے اپنے باپا جان امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا، ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہوگیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہوگی۔''

(۸) دیانت داری:

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بددیانتی کا عادی بننے سے بچانے کے لئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں۔'' (شعب الایمان، باب فی الامانات...الخ، الحدیث ۵۲۵۴، ج۴، ص۳۲۰)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کے لئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن ہی میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ

ایک بچے نے دو آنے کی ٹافیاں مانگیں ۔آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں ،ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو فکرِ آخرت نے بے چین کر دیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو تلاش کرنے لگے تاکہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں ۔آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے ۔جب لوگوں پر حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے ۔بالآخر آپ مطلوبہ گھر تک جا پہنچے ۔دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ''بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو،ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کے لئے اس طرح گھوم رہے ہو۔'' آپ دامت برکاتہم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا: ''اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟'' یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

(۹) شکر کرنا:

اپنی اولاد کو شکرِ نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنایئے کہ جب بھی کوئی نعمت ملے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب استحباب حمد اللہ...الخ، الحدیث ۲۷۳۴، ص ۱۴۶۳)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمدللہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ یہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عزوجل کرنے کا عادی بن جائے گا۔

(۱۰) ایثار:

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر وثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم البخل...الخ، بیان الایثار وفضلہ، ج۹، ص۷۷۹)

(۱۱) صبر:

اپنی اولاد کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمائیے۔ حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے

فرمایا:''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔''(جامع الترمذی،کتاب الزھد،باب ماجاء مثل الدنیا...الخ،الحدیث۲۳۳۲،ج۴،ص۱۴۵)

(۱۲) قناعت:

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسی پر راضی ہوجائیں ۔حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:''قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔''
(کتاب الزھد الکبیر،الحدیث۱۰۴،ص۸۸)

(۱۳)وقت کی اہمیت :

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنائیے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں ۔سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں''بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے۔اور جس مقصد کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے،اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کردیا جائے۔ (مجموعہ رسائل للامام الغزالی،ایھا الولد،ص۲۵۷)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں ،تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (الفردوس بماثور الخطاب:باب المیم ،الحدیث۵۵۴۴،ج۳،ص۴۹۸)

ہمارے اسلاف رحمھم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس

کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے،اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے،''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے،اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج۱،ص۲۰۱)

(۱۴)خود اعتمادی:

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بُرے طریقے سے مجروح ہوتی ہے۔والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔خود اعتمادی کے حصول کے لئے ہر وقت باوضو رہنا بھی بہت مفید ہے۔

(۱۵)پڑوسیوں سے حسن سلوک:

بچوں کو سمجھایئے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔ایک شخص نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ باعظمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟'' ارشاد فرمایا:''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا،اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الثناء الحسن، الحدیث ۴۲۲۳، ج۴،ص۴۷۹)

اسلام قبول کرلیا:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا:''حضرت! آپ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی ؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے۔جو نجاست گرتی ہے،اس سے صاف کر دیتا ہوں۔''اس یہودی نے کہا: ''آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟''فرمایا:''میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالیشان ہے:

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (پ۴،ال عمران ۱۳۴)

ترجمہ کنزالایمان:اور غصہ پینے والے اورلوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متأثر ہوا،اور یوں عرض گزار ہوا،''یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔'' پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۱،ص ۵۱)

(۱۶)غم خواری:

اپنے بچوں کا ذہن بنائیے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی وغم خواری کریں۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۲۹۲، ج ٦، ص ۴۲۹)

(۱۷) بزرگوں کی عزت:

اسلام ایک کامل واکمل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اپنی اولاد کو بزرگوں کے احترام کا خوگر بنائیے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کردیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، الحدیث ۲۰۲۹، ج ۳، ص ۴۱۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اے انس! بڑوں کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔''

(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، الحدیث ۱۰۹۸۱، ج ۷، ص ۴۵۸)

(۱۸)والدین کا ادب واحترام :

اپنی اولاد کو والدین کا ادب بھی سکھایئے ۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ۔اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ۔''ایک شخص نے عرض کی : ''اگر چہ والدین ظلم کریں؟''ارشاد فرمایا: ''اگر چہ ظلم کریں، اگر چہ ظلم کریں، اگر چہ ظلم کریں۔''

(شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، الحدیث ۷۹۱۶، ج ۶، ص ۲۰۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عزوجل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔''عرض کی گئی: ''اگر چہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟''فرمایا: ''ہاں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے۔''

(شعب الایمان، کتاب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ۷۸۵۹، ج ۶، ص ۱۸۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے

مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے روک بن جائے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ۷۸۶۱، ج۶،ص ۱۸۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی برالوالدین، الحدیث ۴۵۴۳۱، ج۱۶،ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے۔''

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباؤکم، الحدیث ۷۳۴۱، ج۵،ص ۲۱۴)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: ''اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔''

(تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(۱۹) اساتذہ وعلماء کا ادب:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ وعلماء کا ادب سکھائیں کہ (علمِ دین سکھانے والا) استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری ووقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۸۴، ج ۴، ص ۳۴۲)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح دے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۲۸، ج ۸، ص ۱۱۲)

(۲۰) عاجزی:

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کے لئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

(۲۱) اخلاص:

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم کوفرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کردے گا اوراس کو ذلیل ورسوا کرے گا۔''

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ...الخ، الحدیث ۶۸۲۲، ج ۵، ص ۳۳۱)

(۲۲) سچ بولنا:

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق وفجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

مدنی مشورہ: ان امور کو بآسانی اپنانے کے لئے اپنی اولاد کو دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کردیجئے۔

اپنے بچوں کو ان امور سے بچائیے

(۱) سوال کرنا:

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی بچوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اوران کا ذہن بنایئے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔ حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، الحدیث ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۲) اُلٹا نام لینا:

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا الٹا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ (پ۲۶، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذوالنورین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحبِ القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَشْ (یعنی چندھی آنکھوں والا) اَعْرَجْ (لنگڑا)

(۳) تَمَسْخُر (مذاق اڑانا):

تمسخر سے مراد یہ ہے کہ کسی کو گھٹیا یا حقیر جانتے ہوئے اس کے کسی قول یا فعل وغیرہ کو بنیاد بنا کر اس کی توہین کی جائے اور یہ حرام ہے۔

(حدیقہ ندیہ، ج۲، ص۲۲۹)

اپنے بچوں کو اس فعلِ بد سے بچائیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ (پ۲۶، الحجرات:۱۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کے لئے روزِ قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا ''یہاں آجاؤ۔'' جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ نا امید ہونے کی وجہ سے نہیں آئے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۵۷، ج۵، ص۳۱۰)

(۴) عیب اچھالنا:

کسی کا عیب معلوم ہو جانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے

خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔اس بُری عادت کے اثرات سے بچے بھی نہیں بچ پاتے اوراپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے سامنے اس عادت قبیحہ کی مذمت بیان کر کے انہیں اس سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا:''جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے راز کھول دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، الحدیث ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:''میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کی معیت میں شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآن پاک کی تلاوت کررہا تھا۔ ہمارے اطراف میں کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد سے کہا:''اس جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہوتا کہ دو رکعت نماز ادا کر لے، اس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مرچکے ہیں۔'' یہ سن کر میرے والدِ محترم نے جواب دیا:''اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سوجاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔''

(حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵)

(۵) تکبر:

خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ (مفردات امام راغب، ص ۶۹۷)

اور تکبر حرام ہے۔(حدیقہ ندیہ، ج۱،ص۵۴۳،۵۴۴)

یہ بات اپنی اولاد کے دل میں بٹھادیجئے کہ سب مسلمان برابر ہیں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پرہیزگاری کے سوا کوئی برتری نہیں ہے اور یہ کہ غریب بچے بھی تمہارے اسلامی بھائی ہیں اس لئے انہیں حقیر مت جانو۔

(۶)جھوٹ بولنا:

خلافِ واقع بات کرنے کو''جھوٹ'' کہتے ہیں۔(حدیقہ ندیہ، ج۲،ص۲۰۰)

ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہوچکا ہے کہ اب اسے معاذ اللہ عزوجل برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ایسے حالات میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھادیں تاکہ وہ بڑے ہونے کے بعد بھی سچ بولنے کی عادتِ پاکیزہ اختیار کئے رہیں۔

اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہوجاتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث۱۹۷۹، ج۳،ص۳۹۲)

(۷) غیبت:

غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔مثلاً، ''مجھے بے وقوف بنارہا تھا''،''اس کی نیت خراب ہے''،''ڈرامہ باز ہے'' وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۴۵)

غیبت وہ خطرناک مرض ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس اس سے محفوظ رہتی ہو۔ جہاں دو آدمی اکٹھے ہوئے اور تیسرے کا ذکر ہوا تو اس سے متعلق گفتگو کا اختتام اس کی برائیاں کرنے پر ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو غیبت کی نحوست سے بچایئے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔'' میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟'' عرض کی: ''یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الھبات، باب فی الغیبۃ، الحدیث ۴۸۷۸، ج ۴، ص ۳۵۳)

(۸) لعنت:

لعنت سے مراد کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا ہے۔ یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی کے خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۳۰)

فتاوٰی رضویہ میں ہے کہ ''لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۲۲۲)

ہمارے معاشرے میں بات بے بات لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اس کے اثرات سے بچے بھی بچ نہیں پاتے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں۔ حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملۃ سوی ملۃ الاسلام الحدیث ۶۶۵۲، ج ۴، ص ۲۸۹)

(۹) چوری:

بچپن کی عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ اس لئے بچے گھر کی چھوٹی موٹی چیزیں چرا کر کھا جاتے ہیں یا کسی کے گھر سے چرا لاتے ہیں اگر انہیں مناسب تنبیہ نہ کی جائے تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''چور پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابھا، الحدیث ۱۶۸۷، ص ۹۲۶)

(۱۰) بغض وکینہ:

چونکہ بچوں کو قلبی خیالات کے اچھے یا بُرے ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لئے دل میں جو آتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں کسی کا بغض بیٹھ جانا ناممکن نہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے بچوں کو اس سے متعلق بھی معلومات دیجئے اور بچنے کا ذہن بنایئے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ

مدینہ،فیض گنجینہ،راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''بندوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دومرتبہ پیش کئے جاتے ہیں،پیراور جمعرات کو۔پس ہر بندے کی مغفرت ہوجاتی ہے سوائے اس کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض وکینہ رکھتا ہے،اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو(یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں)یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں۔''

(صحیح مسلم،کتاب البر والصلۃ والآداب،باب النھی عن الشحناء والتھاجر،الحدیث ۲۵۶۵،ص ۱۳۸۸)

(۱۱) حسد:

یہ تمنا کرنا کہ کسی کی نعمت اس سے زائل ہوکر مجھے مل جائے ''حسد'' کہلاتا ہے۔(لسان العرب،ج۱،ص ۸۲۶)حسد کرنا بالاتفاق حرام ہے۔

(حدیقہ ندیہ،ج۱،ص۶۰۰)

اپنے بچوں کو حسد سے بچایئے۔لیکن اگر یہ تمنا ہے کہ وہ خوبی مجھے بھی مل جائے اوراسے بھی حاصل رہے رشک کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے۔حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب،دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاجاتی ہے۔''

(سنن ابی داؤد،کتاب الادب،باب فی الحسد،الحدیث ۴۹۰۳،ج۴،ص ۳۶۰)

(۱۲) بات چیت بند کرنا:

ہمارے معاشرے میں معمولی وجوہات کی بنا پر ترکِ تعلقات کرنے اور

بات چیت بند کر دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی ۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑ رکھے ۔اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے ۔اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحت کے) ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم ،الحدیث۴۹۱۲ ،ج۴،ص۳۶۳)

(۱۳) گالی دینا:

کسی کو گالی دیتا دیکھ کر بچے بھی اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔انہیں اس کی ہلاکتوں سے آگاہ کر کے بچنے کی تاکید کریں ۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من السباب...الخ، الحدیث ۴۳۶۳، ج۳،ص۳۷۷)

(۱۴) وعدہ خلافی:

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہو گا نہ نفل۔''

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، الحدیث ۱۸۷۰، ج۱،ص۶۱۶)

اپنے بچوں کو وعدہ خلافی سے بچنے کی تربیت دیجئے ۔وعدہ خلافی آج ہمارے ہاں کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی ۔ بدعہدی (یعنی پورا نہ کرنے) کی نیت سے وعدہ کرنا حرام ہے۔اکثر علماء کے نزدیک پورا کرنے کی نیت سے وعدہ کیا تو اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور توڑ نا مکروہ تنزیہی ہے۔(حدیقہ ندیہ، ج۱،ص ۶۵۶)

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس وجہ سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا،حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،''وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔''

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰،حصہ اول،ص ۸۹)

(۱۵) آتش بازی :

افسوس! آج آتش بازی میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا بلکہ شعبان کے ایام میں تو ہر علاقہ گویا میدانِ جنگ نظر آتا ہے۔جگہ جگہ پٹاخے پھوڑے جارہے ہوتے ہیں اور پھلجھڑیاں چھوڑی جارہی ہوتی ہیں۔آتش بازی ممنوع ہے اپنے بچوں کو اس سے بچایئے۔حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان لکھتے ہیں:

''آتشبازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کران میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی

طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی،ص ۷۷)

(۱۶) پتنگ بازی:

پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے ونوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کے لئے جسمانی معذوری کو اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ سمجھدار والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس شوق کی ہوا بھی نہ لگنے دیں۔

(۱۷) فلم بینی:

فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنا آج نوجوانوں کی اکثریت کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے دماغ اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جرائم بہت بڑھ گئے ہیں کیونکہ ''نونہالانِ قوم'' کو ڈکیتی، زنا بالجبر، غنڈہ گردی وغیرہ کی تربیت کے لئے کسی ''کوچنگ سینٹر'' جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ تربیت انہیں ٹی.وی، وی سی آر، ڈش اور کیبل کے ذریعے گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ جب اس ناپاک مشغلے کے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں تو والدین سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر والدین بچوں کو ڈھال بنا کر گھر میں ٹی.وی لانے کا ''حیلہ'' کرتے ہیں کہ کیا کریں جی بچے ضد کر رہے تھے۔ ایسے والدین کو سوچنا چاہیے کہ اگر آپ کی اولاد آپ سے جلتے ہوئے چولہے پر بیٹھنے یا چھت سے چھلانگ لگانے کا بولے تو کیا پھر بھی آپ ان کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے یا سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے مطالبے کو رد

کردیں گے۔اگر ان کے مطالبے کے جواب میں چولہے پر بیٹھ جانا نادانی ہے تو آپ ہی فرمائیے کہ ٹی وی میں جس قسم کے لوفر، حیاباختہ اور تہذیب سے کوسوں دور پروگرام دکھائے جاتے ہیں کیا ان کو دیکھنے والا مستحق جنت قرار پائے گا یا دوزخ کا حق دار، تو پھر ٹی وی کے معاملے میں اولاد کی ضد کیوں مان لی جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(اس سلسلے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کے رسائل ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' اور ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' کا مطالعہ کیجئے)

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

ماں باپ کو چاہیے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلاوجہِ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک قلوب پر بغض وحسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ معلمِ اخلاق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو گواہ نہ کرلیں۔ چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو مجھے دیئے گئے

صدقے پر گواہ کرلیں۔ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟'' میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔'' یہ سن کر وہ واپس لوٹ آئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، باب کراہیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ، الحدیث ۱۶۲۳، ص ۸۷۸)

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتیٰ کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب فی العدل بین العطیۃ لھم، الحدیث ۴۵۳۴۲، ج ۱۶، ص ۱۸۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں اس کا بچہ آگیا۔ اس شخص نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور پھر اپنی ران پر بٹھالیا۔ اسی دوران اس کی بچی بھی آگئی جسے اس نے اپنے سامنے بٹھالیا (یعنی نہ اس کا بوسہ لیا اور نہ گود میں بٹھایا) تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''تم نے ان دونوں کے درمیان برابری کیوں نہ کی؟''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۴۸۹، ج ۸، ص ۲۸۶)

یک طرفہ رائے سن کر فیصلہ نہ دیجئے

اگر کبھی بچوں میں جھگڑا ہوجائے تو ایک فریق کی بات سن کر کبھی بھی فیصلہ نہ دیجئے کیونکہ حق تلفی کا قوی امکان ہے، ہوسکتا ہے کہ جس کی آپ نے بات سنی وہ غلطی پر ہو اس لئے

احتیاط اسی میں ہے کہ فریقین (یعنی دونوں بچوں) کی بات سن کر انہیں صلح پر آمادہ کریں۔

اپنی اولاد کی اصلاح کیجئے

اگر بچہ آگ کی طرف بڑھ رہا ہو تو والدین جب تک لپک کر اپنے بچے کو پکڑ نہ لیں انہیں چین نہیں آتا۔ مگر افسوس یہی اولاد جب ربِّ کریم کی نافرمانیوں میں ملوث ہو کر جہنم کی طرف تیزی سے بڑھنے لگتی ہے، والدین کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بچہ اگر اسکول سے چھٹی کر لے تو اسے ٹھیک ٹھاک ڈانٹ پلائی جاتی ہے مگر افسوس نماز نہ پڑھنے پر اسے سرزنش نہیں کی جاتی۔

امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں کسی نے استفتاء پیش کیا کہ ''والدین کا حق، اولادِ بالغ کو تنبیہ خیر واجب ہے یا فرض؟'' اس کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''جو حکم فعل کا ہے وہی اس پر آگاہی دینی ہے، فرض پر فرض، واجب پہ واجب، سنّت پہ سنّت، مستحب پہ مستحب۔ مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بامید منفعت ورنہ

عَلَیۡکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ ۚ لَا یَضُرُّکُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ (پ۷، سورۃ المائدۃ: ۱۰۵)

ترجمہ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۳۷۱)

لیکن اولاد کی اصلاح کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے اور وہ والدین سے باغی بھی نہ ہوں۔ اس لئے جب بھی بچے کو سمجھائیں تو نرمی سے سمجھائیں۔ بچوں کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں۔ بعض والدین کی عادت ہوتی ہے کہ جونہی بچے نے کوئی غلطی کی وہ اس کے احساسات کا خیال کئے بغیر کوسنا شروع

کر دیتے ہیں ۔اس سے بچے احساسِ کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور والدین کو اپنا مخالف سمجھنا شروع کر دیتے ہیں ۔ایسا نہ کیا جائے بلکہ بچوں کی غلطی مثبت اورنرم انداز میں ان پر آشکار کی جائے تا کہ وہ اپنے آپ کو قیدی تصور نہ کریں اور سمجھانے والے کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھیں ۔ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک ، صاحبِ لَولاک ، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ، باب فضل الرفق ، الحدیث ۲۵۹۴، ص ۱۳۹۸)

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ ، باب ماجاء فی الرفق ، الحدیث ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۸)

بعض ماؤں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو سمجھاتے وقت مختلف دھمکیوں سے نوازتی ہیں مثلاً اب اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں جنگل میں چھوڑ آؤں گی وغیرہ۔ایسا نہ کیجئے بچے کا ناپختہ ذہن اس کا بہت غلط اثر قبول کرتا ہے اور نتیجۃً وہ بھی جوابی دھمکیوں پر اتر آتا ہے اور سنبھلنے کی بجائے بگڑتا چلا جاتا ہے ۔ بچے کو کبھی بھی آناً فاناً غصے میں سزا نہ دیجئے بلکہ اس کی غلطی سامنے آنے پر سوچئے کہ مجھے اسے کس طرح سمجھانا چاہیے پھر اس حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھایئے۔سب کے سامنے نہ جھاڑیئے بچہ

بہت سبکی محسوس کرتا ہے لہٰذا! حتی الامکان اسے تنہائی ہی میں سمجھائیں ان شاءاللہ عزوجل مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ بعض مائیں اپنی اولاد کی بار بار کی غلطی پر بددعا دے ڈالتی ہیں پھر جب یہ بددعائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں تو یہی مائیں مصلّٰے بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی مکاشفۃ القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں۔'' فرمایا: ''تم نے خود ہی اسے برباد کردیا ہے، بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والثمانون، فی برالوالدین وحقوق الاولاد، ص ۲۸۰)

ایک بار کی غلطی پر بچے کو مختلف القابات مثلاً مکار، چور، جھوٹا وغیرہ سے نوازنے والے والدین سخت غلطی پر ہیں۔ ان القابات کی تکرار سے بچہ یہ سوچتا ہے جب مجھے یہ لقب مل ہی گیا ہے تو میں کیوں نہ اس کام کو کامل طریقے سے کروں۔ پھر وہ اسی لقب کا حقیقی مستحق بن کر دکھاتا ہے۔

اگر نرمی کے باوجود بچہ کسی غلطی کو بار بار کرتا ہے تو مقتضائے حکمت یہ ہے کہ اسے ذرا سختی سے سمجھایا جائے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی سزا دینے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربِّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے جس سے اس کے اہل ادب سیکھیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، تربیۃ اہل بیت، الاکمال، الحدیث ۴۴۹۹۰، ج۱۶، ص۱۵۹)

لیکن اگر سزا دینی پڑے تو ہاتھ سے دے، اتنی ضرب لگائے کہ بچہ اسے برداشت کر سکے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو اسے چاہیے کہ چہرے پر مارنے سے بچے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی ضرب الوجہ، الحدیث ۴۴۹۳، ج۴، ص۲۲۲)

ملاحظہ ہو کہ ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المتین اپنی اولاد کو ادب سکھانے میں کس قدر مستعد رہا کرتے تھے چنانچہ امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ تعلیم کبھی بازار سے کھانا نہیں کھایا۔ ان کے والد ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کے لئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی: ''ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا، میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا ہے۔'' والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص۶۷)

وضاحت: امام زرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکرِ خداوندی عزوجل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بناء پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت

اٹھ جاتی ہے۔'' (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۸۸)

اپنی اولاد کو نافرمانی سے بچائیے

اولاد پر والدین کی اطاعت واجب ہے۔اس لئے اگر وہ والدین کا حکم نہیں مانیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔اپنی اولاد کو مبتلائے گناہ ہونے سے بچانے کا ذہن رکھنے والے والدین کو چاہیے کہ جب بھی اپنی اولاد کو کوئی کام کہیں مشورۃً کہیں حکم نہ دیں۔تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک بزرگ اپنے بچے کو براہِ راست کوئی کام نہیں کہتے تھے بلکہ جب ضرورت پیش آتی تو کسی اور کے ذریعے کہلواتے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے: ''ہوسکتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو کسی کام کا کہوں اور وہ نہ مانے تو (والد کی نافرمانی کے سبب) آگ کا مستحق ہوجائے اور میں اپنے بیٹے کو آگ میں نہیں جلانا چاہتا۔'' (تنبیہ الغافلین، باب حق الوالد علی الولد، ص ۶۹)

شیخِ طریقت امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کا مدنی ذہن ملاحظہ ہو کہ آپ دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی اولاد کو عموماً جو بھی کام کہتا ہوں مشورۃً کہتا ہوں تا کہ یہ نافرمانی کر کے گنہگار نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی کیجئے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں ''جب بچہ اچھا کام کرے اور خوش اخلاق بنے تو اس کی تعریف کریں اور اس کو ایسی چیز دیں جس سے اس کا دل خوش ہوجائے۔اور اگر ماں بچے کو برا کام کرتے دیکھ لے تو اسے چاہیے کہ تنہائی میں سمجھائے اور بتائے کہ یہ کام برا ہے،اچھے اور نیک بچے ایسا

نہیں کرتے۔'' (کیمیائے سعادت، رکن سوم، مھلکات، اصل اول ریاضت نفس، ص۵۳۲)

کھیلنے کا موقع بھی دیجئے

جامع صغیر میں ہے: ''عرامۃ الصبی فی صغرہ زیادۃ فی عقلہ فی کبرہ یعنی بچے کا بچپن میں شوخی اور کھیل کود کرنا، جوانی میں اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔'' (جامع صغیر، الحدیث ۵۴۱۳، ص۳۳۵)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عید کے دن کچھ حبشی بچے ڈھال اور نیزوں سے کھیل کود کر رہے تھے۔ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اے حبشی بچو! کھیلتے رہو تا کہ یہود ونصاریٰ جان لیں کہ ہمارے دین میں وسعت ہے۔'' (کنز العمال، کتاب اللھو واللعب، الحدیث ۴۰۶۱۰، ج۱۵، ص۹۲)

لیکن خیال رہے کہ ہر کھیل جائز نہیں ہوتا، اس لئے بچوں کو صرف جائز کھیل کھیلنے کی اجازت دی جائے، ناجائز کھیل کی طرف تو رخ بھی نہ کرنے دیا جائے۔

بُری صحبت سے بچائیے

والدین مشاہدہ کرتے رہیں کہ ان کا بچہ کس قسم کے بچوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اگر اس کے قریب جمع ہونے والوں میں بری عادات پائی جاتی ہیں یا وہ گمراہ کن عقائد رکھتے ہیں تو شفقت ونرمی کے ساتھ بچے کو ایسے بچوں سے ملنے سے روکیں اور اسے اچھے ساتھی اور خوش عقیدہ ہم نشین مہیا کریں کیونکہ ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد

فرمایا، ''اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین..الخ، الحدیث ۲۶۲۸، ص۱۴۱۴)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: ''آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس کو گہرا دوست بنائے ہوئے ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، الحدیث ۴۸۳۳، ج۴، ص۳۴۱)

بچے بڑے ہوجائیں تو بستر الگ کردیجئے

حضرت سیدنا عبدالملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ الگ کردو۔''

(المستدرک، کتاب الصلوٰۃ، باب فی فضل الصلوات الخمس، الحدیث ۷۴۸، ج۱، ص۴۴۹)

اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟

لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر میں ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی

کوسوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو.. یا..لڑکی کو حیض آئے..یا..جماع سے لڑکا (کسی عورت کو) حاملہ کردے..یا..(جماع کی وجہ سے) لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغہ ہیں۔اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام، بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۹، ص۹۳۰)

بزرگوں کی حکایات سنائیے

والدین کو اپنے بچے پر کڑی نظر رکھنی چاہیے کہ وہ کس قسم کے رسائل یا کتابیں پڑھتا ہے۔کہیں وہ رومانی ناول یا گمراہ کن عقائد پر مشتمل بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا عادی تو نہیں۔ایسی صورت میں بچے کو سمجھانے میں دیر نہ کی جائے اور اسے اپنے اسلاف کی حکایات اور صحیح العقیدہ علماء کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔بعض مائیں یا دادیاں بچوں کو سوتے وقت خوفناک کہانیاں سناتی ہیں۔جس کی ''برکت'' سے بچے کو ڈراؤنے خواب آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ایسی ماؤں کو چاہیے کہ بچوں کو بزرگوں کی اصلاحی حکایات سنائیں۔

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن ہی سے اپنے بزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران بھی اپنے استاذ سے عرض کیا کرتے تھے: ''ماسٹر جی ہمیں بزرگوں کی باتیں سنایئے اور

حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔''

(حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص۳۲)

مسئلہ:

عجیب وغریب قصّے کہانیاں تفریح کے طور پر سننا جائز ہے جب کہ ان کا جھوٹا ہونا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں اور بطورِ ضرب المثل یا نصیحت کے طور پر سنائے جاتے ہوں ان کا سننا بھی جائز ہے۔

(الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۷)

اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہوجانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کر دیں۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر احسان کرو تاکہ ان میں رغبت کی جائے (یعنی ان کے لئے نکاح کے پیغام آئیں)۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، احادیث متفرقہ، الحدیث ۴۵۴۲۴، ج۱۶، ص۱۹۱)

اولاد کے جوان ہونے پر بلاوجہ نکاح میں تاخیر نہ کی جائے۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے ہاں لڑکے کی ولادت ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کر دے، اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ

والد کے سر ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۶۶، ج۶،ص۴۰۱)

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب تمہیں کفومل جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کردو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثانی فی الکفاءۃ، الحدیث ۴۴۶۸۶، ج۱۶،ص۱۳۵)

(**مدینہ**: کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگر چہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الاکفاء، ج۱،ص۲۹۰ تا ۲۹۱، والفتاوی رضویہ، ج۱۱،ص۱۳۱))

نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا یہ فرمانِ عالیشان اپنی اولاد کے نکاح میں کوتاہی برتنے والوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

رشتہ کرتے وقت انہی چیزوں کو مدِّ نظر رکھئے جو کتاب کے شروع میں دی گئی ہیں اور مناسب غور وفکر کے بعد اولاد کا رشتہ طے کیجئے۔سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔'' (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب الترغیب فی التزویج، ج۷،ص۱۳۳)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان عالیشان ہے ''جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔''

(الکامل فی ضعفاء الرجال، الحسن بن محمد، ج۳،ص۱۶۵)

تلاشِ رشتہ:

حضرت سیدنا شیخ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد وتقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین وجمیل اور نیک و پرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔

اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیزگاری کا نور چمک رہا تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا:''تمہاری شادی ہو چکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔پھر پوچھا:''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے،نماز روزہ کی پابند ہے،خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔''اس نے کہا:''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی،ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔''

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔پوچھا:''یہ روٹی کیسی ہے؟''شوہر نے جواب دیا:''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔''یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے

میرے گھر چھوڑ آیئے۔نوجوان نے کہا:''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔''لڑکی نے پلٹ کر کہا:''میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے،اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔''

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔لڑکی نے پھر کہا:''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی ......'' یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کردی۔(روض الریاحین،الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعدالمائۃ،ص۱۹۲)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کردیتے ہیں کہ وہ باریش اور سنتّوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خداعزوجل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کردے گی۔

ایک ماں کی نصیحت:

حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی بیٹی کو نکاح کرتے وقت

فرمایا: ''بیٹی تو ایک گھونسلے میں تھی ،اب یہاں سے نکل کر ایسی جگہ (یعنی شوہر کے گھر) جارہی ہے، جسے تو خوب نہیں پہچانتی ،ایک ایسے ساتھی (یعنی شوہر) کے پاس جارہی ہے جس سے مانوس نہیں......اس کے لئے زمین بن جا، وہ تیرے لئے آسمان ہوگا،......اس کے لئے بچھونا بن جا وہ تمہارے لئے باعثِ تقویت ستون ہوگا،...... اس کے لئے کنیز بن جا وہ تیرا غلام ہوگا،......اس کے کسی معاملے میں چمٹ نہ جا کہ وہ تمہیں پرے ہٹا دے،......اس سے دور نہ ہو ورنہ وہ تجھے بھلا دے گا،......اگر وہ تجھ سے قریب ہو تو تُو اس سے مزید قریب ہوجا اور اگر وہ تجھ سے ہٹے تو تُو اس سے دور ہوجا،......اس کے ناک، کان اور آنکھ (یعنی ہر طرح کے راز) کی حفاظت کر کہ وہ تجھ سے صرف تیری خوشبو سونگھے (یعنی راز کی حفاظت اور وفاداری پائے۔)......وہ تجھ سے صرف اچھی بات ہی سنے اور صرف اچھا کام ہی دیکھے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس والتسعون فی حق الزوج علی الزوجۃ، ص۲۹۳)

مذکورہ نصیحتوں سے وہ مائیں نصیحتیں حاصل کریں جو بچیوں کے گھر کو جنت بنانے کے مشورے دینے کی بجائے شوہر، نندوں اور ساس پر حکومت کرنے کے طریقے سکھاتی ہیں۔ پھر جب بیٹی ان قیمتی مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو فتنہ وفساد برپا ہوجاتا ہے اور دونوں گھرانے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ماخذ ومراجع

مطبوعہ	مصنف/مولف	کتاب کانام	نمبرشمار
ضیاءالقران لاہور	کلام باری تعالیٰ	قران پاک	1
ضیاءالقران لاہور	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	کنزالایمان فی ترجمۃ القران	2
داراحیاءالتراث بیروت	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	التفسیرالکبیر	3
دارالمعرفۃ بیروت	امام احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ	التفسیرالنسفی	4
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	صحیح البخاری	5
دارابن حزم بیروت	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	صحیح مسلم	6
دارالفکر بیروت	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	جامع الترمذی	7
داراحیاءالتراث بیروت	امام ابوداودسلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ	سنن ابی داود	8
دارالمعرفہ بیروت	امام محمد بن یزیدقزوینی رحمۃ اللہ علیہ	سنن ابن ماجہ	9
دارالمعرفہ بیروت	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	مؤطاللامام مالک	10
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	الجامع الصغیر	11
دارالفکر بیروت	نورالدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	مجمع الزوائد	12
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	المعجم الکبیر	13
دارالکتب العلمیہ بیروت	علامہ علاؤالدین علی متقی بن حسام الدین	کنزالعمال	14
دارالفکر بیروت	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	المعجم الاوسط	15
باب المدینہ کراچی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	سنن الدارمی	16
دارالمعرفہ بیروت	امام ابوعبداللہ محمد بن محمد عبداللہ حاکم	المستدرک	17
دارالفکر بیروت	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ	فردوس الاخبار	18
دارالفکر بیروت	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	المسند للامام احمد بن حنبل	19
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	شعب الایمان	20
دارالفکر بیروت	امام عبدالعظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	الترغیب والترھیب	21

22	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علاؤالدین علی بن بلبان رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
23	البحر الزخار	امام ابی بکر احمد بن عمرو البزار رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
24	السنن الکبریٰ	امام ابی بکر احمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
25	الادب المفرد	محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
26	مسند ابی یعلی الموصلی	شیخ الاسلام ابی یعلی احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
27	الزھد الکبیر	حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ	موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت
28	مقاصد الحسنہ	شیخ محمد عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العربی بیروت
29	رد المحتار مع درمختار	علامہ علاؤالدین محمد بن علی الحصکفی	دار المعرفہ بیروت
30	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام الدین وجماعۃ من علماء الھند	دار المعرفہ بیروت
31	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
32	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
33	مکاشفۃ القلوب	امام ابی حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
34	تنبیہ الغافلین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
35	انوار الحدیث	علامہ جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن باب المدینہ کراچی
36	سنی بہشتی زیور	علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	فرید بک سٹال لاہور
37	درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبری	دار الفکر بیروت
38	الیواقیت والجواہر	عبد الوھاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ	نوریہ رضویہ پبلکیشنز لاہور
39	کتاب التوابین	امام موفق الدین ابی محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
40	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
41	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
42	مجموعہ رسائل غزالی	امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
43	تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ
44	تعلیم المتعلم	برھان الدین زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی

45	مصباح الانام وجلاء الظلام	العلامہ الحبیب علوی بن احمد بن حسن	اھل السنہ برکات رضا غجرات الھند
46	حکایت گلستان سعدی		شمع بک ایجنسی لاہور
47	روض الریاحین	عفیف الدین ابی سعادات عبد اللہ بن اسد	دار الکتب العلمیہ بیروت
48	بہجۃ الاسرار	نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف	دار الکتب العلمیہ بیروت
49	شرح الزرقانی	علامہ الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
50	تاریخ بغداد	حافظ ابی بکر احمد بن علی	دار الکتب العلمیہ بیروت
51	الکامل فی الضعفاء	حافظ ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی	دار الکتب العلمیہ بیروت
52	تاریخ مشائخ قادریہ	ابو کلیم فانی	مسلم کتابوی لاہور
53	روحانی حکایات	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
54	زلزلہ اور اس کے اسباب	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
55	ملفوظات اعلیحضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان مدظلہ العالی	مشتاق بک کارنر لاہور
56	آداب طعام	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
57	فیضان سنت	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
58	مفتی دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
59	دعوت اسلامی کی بہاریں		مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
61	حیات اعلیٰحضرت	مفتی محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
62	فیضان رمضان	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
63	حیات محدث اعظم	مولانا عطاء الرحمٰن قادری	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِمِ فِیْ اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاھِمْ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلیَاقُوتَۃُ الوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ العُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیدِ فِیْ تَحْلِیلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفْلُ الْفَقِیہِ الْفَاھِمْ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْھِیدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93) (۱۹) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول)۔ (کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۰) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
(۲۱) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
(۲۲) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
(۲۳) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
(۲۴) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
(۲۵) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
(۲۶) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
(۲۷) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
(۲۸) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
(۲۹) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۰) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۱) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۲) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۳) تحقیقات (کل صفحات:142)
(۳۴) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
(۳۵) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۶) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
(۳۷) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
(۳۸) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
(۳۹) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۰) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
(۴۱ تا ۴۷) فتاویٰ اہلِ سنت (سات حصے)
(۴۸) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
(۴۹) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۰) تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)
(۵۱) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۲) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

شعبہ تراجمِ کتب

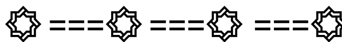
(۵۳) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)
(۵۴) شاہراہِ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)
(۵۵) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۵۶) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّمْ) (کل صفحات:102)
(۵۷) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۵۸) الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

شعبہ درسی کتب

(۵۹) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
(۶۰) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۶۱) نزھة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات:175)
(۶۲) اربعین النوویہ (کل صفحات:121)
(۶۳) نصاب التجوید (کل صفحات:79)
(۶۴) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۶۵) وقاية النحو فی شرح هداية النحو

شعبہ تخریج

(۶۶) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:206)
(۶۷) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۶۸ تا ۷۲) بہارِ شریعت (پانچ حصے)
(۷۳) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۷۴) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
(۷۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)



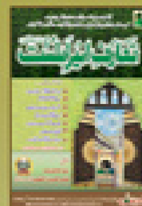
یاد داشت

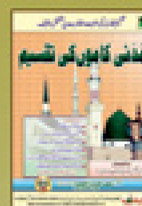
دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ









اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ ... فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net